عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد:۲۱ | ۲۳ تا ۳۰ محرم ۱۴۲۴ھ مطابق ۲۹ مارچ تا ۱۵ اپریل ۲۰۰۳ء | شمارہ:۴۴

قیمت: ۷ روپے

آیات قرآنیہ پر ایک نظر

مسلمان کی صبح

قادیانی نظریات

حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں

حیرت انگیز اور ناقابلِ فراموش

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی بعض علامات

مصائب ومشکلات اور اہلِ حق

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org

شیزان کا بائیکاٹ:

س:..... کیا شیزان جوس بھی قادیانیوں کی شیزان کمپنی کا تیار کردہ ہے؟

ج:..... "شیزان کمپنی" کے سوا دوسرا کوئی "شیزان جوس" کیسے تیار کرسکتا ہے؟

س:..... کیا بعض مشروبات کی کمپنیاں عیسائیوں اور یہودیوں کی بھی ہیں۔ اگر ہیں تو نشاندہی فرمایئے تاکہ ان سے بھی ہم اپنے آپ کو بچائیں؟

ج:..... قادیانی کافر ہیں مگر وہ خود کو مسلمان اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر' کتے' خنزیر اور والدالحرام کہتے ہیں اور پھر اپنی آمدنی کا بڑا حصہ مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اس لئے قادیانیوں کے ساتھ لین دین قطعاً ناجائز اور غیرت ملی کے خلاف ہے۔ قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ ضروری ہے۔ دوسرے کافروں کے ساتھ لین دین کی ممانعت اس صورت میں ہے جب کہ وہ ہمارے ساتھ حالت جنگ میں ہوں' ورنہ ان کے ساتھ لین دین جائز ہے۔

سچی توبہ اور حقوق العباد:

س:..... اگر انسان گناہ کبیرہ کرتا ہے مثال کے طور پر زنا کرتا ہے یا شراب پیتا ہے' کسی کا حق مارتا ہے' کسی کا دل توڑتا ہے وغیرہ۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو نیک ہدایت دیتا ہے' وہ ان گناہوں سے توبہ کرتا ہے اور آئندہ کے لئے ان سے پرہیز کرتا ہے تو کیا اس کے یہ تمام گناہ معاف ہوجائیں گے؟

میں بچپن میں تقریباً ۱۵ سال کی عمر تک نانی کے ساتھ رہا۔ میں نے اپنی نانی کا دل دکھایا' انہیں تنگ کیا۔ انہوں نے مجھے بددعا دی اور نانی کا انتقال ہوئے سات سال ہوگئے ہیں۔ اب میں ۲۲ سال کا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائے۔

ج:..... سچی توبہ سے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں البتہ حقوق ذمہ رہ جاتے ہیں۔ پس اگر کسی کا مالی حق اپنے ذمہ ہو تو اس کو ادا کردے یا صاحب حق سے معاف کرالے اور اگر غیر مالی حق ہو (جیسے کسی کو مارنا' گالی دینا' غیبت کرنا وغیرہ) تو اس کی زندگی میں اس سے معاف کرائے اور اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے دعا و استغفار کرتا رہے۔ ان شاء اللہ معاف ہوجائے گی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت:

س:..... خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی حقیقت کیا ہے؟ یعنی جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے اس کی شفاعت ضروری ہوجاتی ہے؟ کیا ابلیس لعین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیائے عظام کی شکل میں آسکتا ہے؟

ج:..... حدیث شریف میں ہے کہ:

"جس نے مجھے خواب میں دیکھا' اس نے مجھ ہی کو دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل میں نہیں آسکتا۔"

اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں ہوجانا مبارک ہے مگر اس کو بزرگی کی دلیل نہیں سمجھنا چاہئے۔ اصل چیز بیداری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی ہے۔ جو اتباع سنت کا اہتمام کرتا ہو' وہ ان شاء اللہ مقبول ہے اور جو شخص سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے منحرف ہو' وہ مردود ہے' خواہ اس کو روزانہ زیارت ہوتی ہو' اور اس کے لئے شفاعت بھی ضروری نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کہ: "اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو فلاں ہوتا" کا مصداق کون ہے؟

س:..... واضح حوالے کے ساتھ یہ بتائیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سے صحابی کے بارے میں فرمایا تھا کہ: "اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو فلاں ہوتے۔"؟

ج:..... حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا تھا: "لو کان نبی بعدی لکان عمر بن الخطاب۔"

(ترمذی ص۲۰۹ ج۲)

http://www.khatme-nubuwwat.org

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

سرپرست اعلیٰ
حضرت خواجہ خان محمد زید مجدہٗ

سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

جلد: ۲۱ | ۲۴ تا ۳۰ محرم الحرام ۱۴۲۴ھ مطابق ۲۹ مارچ تا ۱۵ اپریل ۲۰۰۳ء | شمارہ: ۴۴

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ	4
آیات قرآنیہ پر ایک نظر (مولانا محمد سلمان منصور پوری)	7
ناقابل فراموش اور حیرت انگیز (مولانا محمد اکرم طوفانی)	11
حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی بعض علامات (مولانا محمد صدیق)	15
مصائب و مشکلات اور اہل حق (مولانا سید محمد رابع حسنی)	18
قادیانی نظریات حضرت مجدد الف ثانیؒ کی نظر میں (مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ)	20
مسلمان کی صبح (حضرت ابو اللیث سمرقندیؒ)	25

زر تعاون اندرون ملک
فی شمارہ: ۷ روپے
ششماہی: ۱۷۵ روپے سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

زر تعاون بیرون ملک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi
Ph: 7780337 Fax:7780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوت

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

توہین رسالت پر مبنی کارٹون فلموں کی کھلے عام فروخت

بعض اخباری اطلاعات کے مطابق اس وقت پاکستان میں کمپیوٹر کی سی ڈی پر انبیائے کرام علیہم السلام کے بارے میں گستاخی اور توہین رسالت پر مبنی کارٹون فلمیں کھلے عام فروخت ہورہی ہیں' جن میں انبیائے کرام علیہم السلام کی کردار کشی کرتے ہوئے انہیں انتہائی نازیبا حالت میں دکھایا گیا ہے۔اس واقعی تفصیلات جاننے کے لئے درج ذیل خبر ملاحظہ فرمائیے:

''خلاف اسلام فلموں پر پابندی کے باوجود پیغمبروں کے بارے میں قابل اعتراض کارٹون فلموں کی کھلے عام فروخت

یہودی فلم کمپنی نے حضرت یوسفؑ اور حضرت موسیٰؑ کے بارے میں کارٹون فلموں کی سی ڈی ریلیز کردی

دونوں پیغمبران کو ناچتے ہوئے اور بوس وکنار کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے

حکومت پاکستان نے انبیائے کرامؑ کی تصاویر اور فرضی مضمون کی اشاعت پر مبنی مواد پر پابندی لگا رکھی ہے

دل آزار کارٹون فلمیں یہودی سازش کا حصہ ہیں

ملتان (ایم اے شمشاد سے) یہودی اور مغربی حلقے کارٹون فلموں کے ذریعے مسلمانوں کی نئی نسل کو انبیاءؑ کے بارے میں قرآنی تعلیمات کے منافی داستانیں سنا کر گمراہ کرنے کی سرگرمیوں میں کمل کر مصروف ہیں۔ دنیائے اسلام' مسلمان ملکوں کے خلاف امریکی جارحیت ہی کی طرح اس تہذیبی جارحیت پر بھی مکمل بے حسی کا مظاہرہ کررہی ہے۔ان فلموں میں پیغمبروں کو رقص کرتے اور بوس وکنار کرتے ہوئے دکھانے کی جسارت سے بھی اجتناب نہیں کیا گیا۔''ڈریم راکس'' نامی ایک فلم ساز ادارے کی ''پرنس آف ایجپٹ'' حضرت موسیٰؑ اور ''جوزف کنگ آف ڈریمز'' حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں دو کارٹون فلمیں پاکستان میں کھلے عام دستیاب ہیں۔ان فلموں کی سی ڈی THX نامی کمپنی نے جاری کی ہے۔ بچے چونکہ کارٹون فلموں کے کہیں زیادہ شوقین اور مداح ہوتے ہیں اور کارٹون فلموں کے ذریعے پہنچائی جانے والی معلومات اور حرکات کو تیزی سے قبول کرتے ہیں' اس لئے مغرب نے مسلمانوں کے ساتھ تہذیبی تصادم کو آگے بڑھانے کے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت مسلمانوں کی نئی نسل کو انبیائے کرامؑ کے بارے میں اسلامی وقرآنی تعلیمات کے منافی واقعات کے ذریعے بچوں کے ذہنوں کو اسلام اور قرآن سے بدظن کرنے کی کوششیں تیز کردی ہیں۔حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں مغرب کی طرف سے جاری کردہ دونوں کارٹون فلموں میں نہ صرف انبیائے کرامؑ کی توہین کی گئی ہے بلکہ انہیں رقص اور بوس وکنار جیسی حرکتوں کا مرتکب دکھا کر انبیاءؑ کی حرمت کو مجروح کرنے کی بھی سازش کی گئی ہے۔حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں ''جوزف کنگ آف ڈریمز' یوسف خوابوں کا شہزادہ نامی فلم میں حضرت یوسف علیہ السلام کی پیدائش ہی نہیں بلکہ ان کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام اور والدہ کو بھی دکھایا گیا ہے۔عزیز مصر کی بیوی کی طرف سے جنسی ترغیب کے حوالے سے جیل سے رہائی کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام کی اس خاتون سے شادی دکھائی گئی ہے اور حضرت یوسف علیہ السلام کو اس خاتون سے نہ صرف بوس وکنار کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے بلکہ اس خاتون کو حضرت یوسفؑ کے بچے کی ماں دکھایا گیا ہے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ''پرنس آف ایجپٹ'' مصر کا شہزادہ کے نام سے بنائی جانے والی کارٹون فلم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے فرعون کو باپ کہہ کر مخاطب ہوتے دکھایا گیا

ہے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن انہیں بتاتی ہیں کہ وہ فرعون کے بیٹے نہیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اس پر تشدد کرتے دکھائے گئے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فرعون کے بیٹے رامسس کے ساتھ غیر معمولی دوستی دکھائی گئی ہے' دونوں اکٹھے کھیلتے کودتے ہیں اور جب قیدیوں پر ظلم کرنے والے شخص کی اپنے ہاتھوں ہلاکت کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے فرار ہو رہے ہوتے ہیں تو رامسس فرعون انہیں بار بار روکتا ہے اور انہیں باپ سے معافی دلوانے کا وعدہ کرتا ہے۔ حضرت شعیب علیہ السلام کی بہن سے شادی اور کوہ طور پر اللہ سے کلام کا شرف حاصل کرنے کے بعد بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام رامسس کے محل پہنچتے ہیں۔ درباری حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قاتل ہونے کا حوالہ دیتے ہیں لیکن رامسس انہیں مکمل معاف کر دیتا ہے۔ قبل ازیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹی سے شادی کے موقع پر حضرت شعیب اور ان کی تمام بیٹیاں رقص کرتی اور گاتی ہیں اور کوہ طور پر جب اللہ انہیں اپنا نبی بنانے کا اعلان کرتا ہے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ سے اپنے بجائے رامسس فرعون کو نبی بنائے جانے کی بات کرتے ہیں۔ فلم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کی طرف سے فرعون رامسس کے بارے میں کہلوایا گیا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کے خدا کے دعووں کے باوجود رامسس کے پاس بھی یکساں صلاحیت اور طاقت موجود ہے۔ ان فلموں کا مقصد مسلمان بچوں کی انبیاءؑ کے بارے میں قرآنی تعلیمات' کردار اور احترام کے بارے میں برین واشنگ کر کے انہیں یہ باور کرانا ہے کہ کوئی غیر معمولی شخص کردار والا شخص نہیں ہوتا بلکہ عام سا انسان ہوتا ہے جو ناچتا گاتا' شاہی کروفر سے مرعوب ہوتا ہے' شاہوں کی صحبت کا طلب گار ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے حقیقی رشتوں پر ظاہری رشتوں کو ترجیح دینے والا اور بوس وکنار کرنے والا ایک عام سا شخص ہوتا ہے۔ انبیائے کرامؑ کی تصویریں اور تشبیہیں بنانا مغرب کا عمومی رویہ رہا ہے۔ دو فلموں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام' حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے کردار دکھاتے رہتے ہیں۔ حکومت پاکستان نے انبیائے کرامؑ کی تصاویر اور ان کے بارے میں فرضی مضمون کی اشاعت پر مبنی مواد اور لٹریچر کی پاکستان میں آمد پر پابندی لگا رکھی ہے لیکن یہودیوں نے انبیائے کرامؑ کے بارے میں توہین آمیز کارٹون فلموں کے اجراء اور اسلامی اور قرآنی تعلیمات کے خلاف مغرب کی اسلام دشمنی کو فروغ دینے کے لئے سی ڈیز کا راستہ اپنایا ہے۔ ایک طرف تو امریکہ مسلمانوں کو دہشت گرد قرار دے کر مسلمان ملکوں کے خلاف عسکری جارحیت جاری رکھے ہوئے ہے اور دوسری طرف پیغمبروں کے بارے میں کارٹون فلموں کے ذریعے پیغمبروں کو مذاق بنا کر پیش کیا جا رہا ہے تاکہ کارٹون فلموں کے ذریعے مسلمان بچوں کو گمراہ کیا جا سکے اور اسلامی و قرآنی واقعات پر ان کا یقین و اعتماد ختم ہو سکے۔ یہ فلمیں اسلام کے خلاف مغربی دنیا کی مذہبی و نظریاتی اور تہذیبی یلغار کے سلسلے کی کڑیاں ہیں۔" (روزنامہ "خبریں" کراچی ۲۶/فروری ۲۰۰۳ء)

اس قسم کے واقعات پاکستان میں اسلام کے خلاف ہونے والی بھیانک سازش کی نشاندہی کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان کارٹون فلموں کی ملک میں درآمد کے ذمہ دار کسی قیمت پر مسلمان نہیں ہو سکتے بلکہ یہ وہی لوگ ہیں جو یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان سے اسلام کو نعوذ باللہ مٹا دیا جائے اور یہاں پر کوئی اللہ کا نام لینے والا باقی نہ رہے۔ حیرت کی بات ہے کہ "اسلامی جمہوریہ پاکستان" میں کھلے عام یہ قبیح ترین فعل ہو رہا ہے اور بچے اور بڑے ان کارٹون فلموں کو دیکھ کر عقائد و اعمال کی بربادی اور اخلاق کی تباہی کے مرتکب ہو رہے ہیں اور حکومت کو اس کی کوئی خبر نہیں۔ حکومتی کارپردازوں کو دیگر واقعات تو فوراً نظر آ جاتے ہیں لیکن انبیائے کرام علیہم السلام کی گستاخی پر مبنی توہین رسالت کے واقعات کے خلاف جب تک عوام آواز نہ اٹھائیں' ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ یہ مجرمانہ غفلت ہے۔ جس ملک میں انبیائے کرام علیہم السلام کا مذاق اڑایا جائے (نعوذ باللہ)' ان کی توہین پر مبنی کارٹون فلمیں کھلے عام فروخت ہوں اور بچے اور بڑے انہیں دیکھتے ہوں' وہاں اللہ کا عذاب نہیں آئے گا تو اور کیا آئے گا؟ حکومت فوری ایکشن لے کر ان کارٹون فلموں کی درآمد اور انہیں رکھنے اور دیکھنے پر مکمل پابندی عائد کرے اور اس کے لئے فی الفور قانون سازی کرے' نیز ایسی فلموں کو دیکھنے کو قابل تعزیر جرم قرار دے۔ ختم شد

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

مجلس عمل کے قائدین اور ارکان اسمبلی پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس قسم کے واقعات کے سدباب کے لئے اسمبلی میں اور اسمبلی کے باہر اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔

قادیانی تبلیغی فنڈ میں مرزا طاہر کے گھپلے

قادیانی جماعت کی بنیاد جن ستونوں پر قائم ہے'ان میں سے ایک چندہ یا فنڈ کا حصول ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی سے لے کر موجودہ قادیانی سربراہ مرزا طاہر تک ہر ایک نے اس ستون کو اپنی ذات کے لئے کس طرح بے دریغ استعمال کیا؟ یہ ایک الگ کہانی ہے۔ گزشتہ دنوں اخبارات میں قادیانی تبلیغی فنڈ میں مرزا طاہر کے گھپلے اور مالی بدعنوانی کی خبر شائع ہوئی جسے قارئین کی معلومات کے لئے یہاں درج کیا جاتا ہے:

"تبلیغی فنڈ میں مرزا طاہر کے گھپلے۔ عالمی قادیانی قیادت میں پھوٹ

مرزا طاہر نے لندن میں کروڑوں ڈالر کی جائیدادیں بنالیں۔ انکشاف کے بعد اپنے دست راست ہادی علی کو عہدے سے ہٹا کر مقدمہ قائم کردیا

لندن (خبر نگار خصوصی) قادیانیت کی تبلیغ کے لئے جمع ہونے والے فنڈز میں مرزا طاہر کی جانب سے کروڑوں ڈالر کی خورد برد کے انکشاف کے بعد عالمی قادیانی قیادت میں پھوٹ پڑ گئی ہے۔ مرزا طاہر نے اپنے دست راست اور عالمی اور مالی امور کے نگراں ہادی علی چوہدری کو عہدے سے ہٹا دیا ہے۔ فنڈز میں خورد برد کے انکشاف کے بعد قادیانیوں کے سرپرستوں نے مرزا طاہر سمیت دیگر بدعنوان اہم عہدیداروں کے خلاف بھرپور تادیبی کارروائی پر اتفاق ظاہر کیا ہے۔ انتہائی باخبر ذرائع کے مطابق قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے تبلیغ کے لئے جمع ہونے والے فنڈ میں خورد برد کر کے لندن میں کروڑوں ڈالر کی جائیداد بنالی ہے۔ اس بات کا انکشاف مرزا طاہر کے دست راست' معتمد خصوصی اور مالی امور کے نگراں ہادی علی چوہدری نے لندن میں قادیانیوں کے اعلیٰ سطح کے اجلاس کے دوران کیا۔ مرزا طاہر نے ہادی علی چوہدری کو معطل کر کے ان کے خلاف لندن کی عدالت میں مقدمہ دائر کردیا ہے۔ ذرائع کے مطابق ہادی علی چوہدری نے اجلاس میں مالی امور سے متعلق رپورٹ پیش کرتے ہوئے اس بات کا انکشاف کیا کہ مرزا طاہر نے تبلیغی فنڈ میں خورد برد کر کے لندن میں کروڑوں ڈالر کی جائیداد بنالی ہے اور ایسا انہوں نے اپنے صوابدیدی اختیارات کا ناجائز استعمال کرتے ہوئے کیا ہے۔ انہوں نے اجلاس کو آگاہ کیا کہ دنیا بھر سے تبلیغ کے لئے جو چندہ جمع کیا جاتا ہے وہ سالانہ اربوں ڈالر بنتا ہے جبکہ مرزا طاہر نے فنڈز کو ذاتی استعمال میں لانے کیلئے مرکزی مجلس کے اراکین کو اعتماد میں نہیں لیا اور انہوں نے لندن میں کروڑوں ڈالرز سے کئی مکانات اور تجارتی سینٹرز قائم کرلئے ہیں جن میں سے بعض مرزا طاہر اور بعض ان کے قریبی عزیزوں کے نام پر ہیں۔ ذرائع کے مطابق اس انکشاف کے بعد قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے ہادی علی چوہدری کو فوری طور پر ان کے عہدے سے معطل کردیا ہے اور ان پر الزام عائد کیا ہے کہ انہوں نے اپنی مالی بدعنوانیوں سے پردہ اٹھنے پر انہیں بدنام کیا ہے اور وہ لندن کی عدالت سے رجوع کر رہے ہیں۔ ذرائع کا کہنا ہے مرزا طاہر کے ایماء پر لندن کی مقامی عدالت میں ہادی علی چوہدری کے خلاف مقدمہ دائر کردیا گیا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ ہادی علی چوہدری نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ قادیانیوں کے سربراہ سمیت دیگر اہم عہدوں پر فائز قادیانی رہنماؤں کے بارے میں اہم انکشافات کریں گے۔ ہادی علی چوہدری کے مطابق ان کے پاس تبلیغی فنڈ میں خورد برد سے متعلق اہم معلومات اور دستاویزی ثبوت موجود ہیں۔ ذرائع کے مطابق اس انکشاف سے عالمی سطح پر قادیانیت پر کاری ضرب پڑی ہے اور قادیانیوں کے سرپرست عناصر نے مرزا طاہر کے اس اقدام پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور ہنگامی اجلاس میں ان کے خلاف سخت کارروائی پر غور کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں مشاورت جاری ہے اور جلد ہی اہم فیصلے متوقع ہیں۔" (روزنامہ "امت" کراچی ۲۴/فروری ۲۰۰۳ء)

ختم نبوۃ

آیات قرآنیہ پر ایک نظر

گزشتہ دنوں قرآن مجید کی بعض آیات پر اعتراض کرتے ہوئے بعض غیر مسلموں نے ان کے قرآن کریم سے اخراج کا انتہائی نازیبا مطالبہ پیش کیا۔ فاضل مؤلف نے ان میں سے بعض آیات کے بارے میں اظہار خیال فرمایا ہے جو اس وقت کا اہم تقاضا ہے۔ انشاء اللہ یہ مفسدین کے فتنہ کو فرو کرنے اور مسلمانوں کے ایمان کو قوی کرنے کا ذریعہ ثابت ہوگا۔ حضرت مؤلف کی تحریر ملاحظہ فرمائیے:

مولانا محمد سلمان منصور پوری

جان و مال کی قربانی کے بدلہ میں جنت کا وعدہ:

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جان اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی، وہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں، جس میں قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں۔“ (التوبہ:۱۱۱)

وضاحت:

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو جنت کی خوشخبری سنائی ہے، جو دراصل دین کے لئے ان کی طرف سے پیش کردہ جانی اور مالی قربانیوں کا صلہ ہے۔ اہل ایمان کو دشمنوں کے نرغے سے بچانے کے لئے اگر جان کی بازی لگانی پڑے تو بھی مومن کو ہر وقت تیار رہنا چاہئے اور ظاہر ہے کہ جب دشمنوں سے جنگ کی نوبت آئے گی تو دونوں باتیں ہوں گی، کبھی دشمن مارے جائیں گے اور کبھی مومن کو شہادت نصیب ہوگی، بہرکیف اس آیت کا تعلق دین کے لئے قربانی دینے کے اسی جذبہ سے ہے، اس میں یہ نہیں کہا گیا کہ خواہ مخواہ کفار سے جنگ کی جائے یا بے قصوروں کو ستایا جائے وغیرہ، بلکہ اہل ایمان کی ایک صفت بیان کی گئی کہ جب جانی یا مالی قربانی کا موقع آتا ہے (جو ایک ناگزیر حالت ہے یعنی جب قتال کے علاوہ کوئی راستہ ہی تحفظ دین کا باقی نہ رہے) تو مومنین کی شان یہ ہے کہ وہ کسی طرح کی بھی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ یہ جذبہ اللہ تعالیٰ کے یہاں اتنا گراں قدر ہے کہ اس کے بدلہ میں جنت کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔ لہٰذا اس آیت کو کفار کی دشمنی کے بجائے اہل ایمان کے ایمانی جذبات کے تناظر میں دیکھنا چاہئے جو آیت کا اصل مدعا ہے اور واقعہ یہ ہے کہ اگر مسلمانوں میں یہ جذبہ بیدار نہ رہتا تو دشمنان دین کب کے دین کو مٹانے میں کامیاب ہو چکے ہوتے، امت میں اس جذبہ کا وجود ہی بظاہر اسباب آج دنیا میں دین کی بقا کا سبب بنا ہوا ہے۔

منافقین و کفار کا ٹھکانہ جہنم ہے:

”اللہ تعالیٰ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور علانیہ کفر کرنے والوں سے دوزخ کی آگ کا عہد کر رکھا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہ ان کے لئے کافی (سزا) ہے، اور اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت سے دور کردے گا اور ان کو عذاب دائمی ہوگا۔“ (التوبہ:۶۸)

وضاحت:

اس آیت کا تعلق بھی عقیدۂ آخرت سے ہے، جو لوگ آخرت پر یقین ہی نہیں رکھتے اور جن کے مذہب میں آخرت کا تصور ہی نہیں ہے، انہیں اس طرح کی آیتوں سے ڈرانے کا کوئی مطلب نہیں، ان سے تو صرف وہی ڈرے گا جو آخرت پر یقین رکھتا ہو، اس لئے ان آیات کو فتنہ انگیزی کی بنیاد نہیں بنایا جا سکتا۔

جہاد کی ترغیب:

”اے پیغمبر! آپ مومنین کو جہاد کی ترغیب دیجئے، اگر تم میں کے بیس آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آجاویں گے اور اگر تم میں کے سو آدمی ہوں گے تو ایک ہزار کفار پر غالب آجاویں گے، اس وجہ سے کہ وہ ایسے لوگ

ختم نبوۃ

ہیں جو دین کو کچھ نہیں سمجھتے۔‘‘

(الانفال:۶۵)

وضاحت:

یہود و نصاریٰ کی اسلام دشمنی کوئی ڈھکی چھپی چیز نہیں ہے بلکہ اسلام کی آمد سے لے کر آج تک تاریخ کے ہر دور میں ان دونوں مذاہب نے اسلام کی بیخ کنی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی ہے۔ انہوں نے مادی‘ علمی‘ اقتصادی‘ سیاسی‘ الغرض ہر میدان میں اسلام اور اہل اسلام کے خلاف محاذ کھول رکھا ہے۔ قرون متوسطہ میں سالہا سال تک صلیبی جنگیں لڑی جاتی رہیں‘ پھر اسپین میں اسلام کی بساط الٹی گئی‘ بلقان کے علاقوں میں صدیوں سے مسلمانوں کی خونریزی جاری ہے‘ انگریز کے خونچکاں بدترین مظالم سے تاریخ کے صفحات سیاہ ہیں اور آج فلسطین‘ چیچنیا‘ بوسنیا‘ کوسوو وغیرہ میں بھی یہی طاقتیں اسلام سے برسرپیکار ہیں اور مسلمانوں کا نام و نشان مٹانے پر تلی ہوئی ہیں‘ ان اقوام کی سرشت اور جبلی صفات کو اللہ سے زیادہ کون جان سکتا ہے‘ لہٰذا اس نے یہ حقیقت بیان کردی کہ یہ لوگ آپس ہی میں بٹے ہوئے ہیں‘ یہ تمہارے وفادار نہ کبھی ہو سکے ہیں‘ نہ ہو سکتے ہیں‘ اس لئے ان کی دوستی پر کبھی بھروسہ نہ کرو‘ جب بھی ان کی دوستی پر بھروسہ کیا جائے گا‘ نقصان اٹھانا پڑے گا۔

بنا بریں یہ آیت قابل اعتراض ہرگز نہیں کیونکہ اس میں جو حقیقت بیان ہوئی ہے‘ تاریخ کے حقائق اور مشاہدہ کی آنکھیں برابر اس کی تائید کرتی رہی ہیں‘ اس لئے سارے عالم کے مسلمانوں کو یقیناً ان بدخواہ طاقتوں سے ہوشیار رہنا چاہئے‘ اس کے بغیر وہ نقصانات اور ذلتوں سے محفوظ نہیں رہ سکتے‘ آج دنیا میں مسلمانوں کی ذلت کی اصل وجہ یہی ہے کہ انہوں نے اپنے کھلے ہوئے بدخواہ دشمنوں کو اپنا دوست اور مشیر بنا کر رکھا ہے‘ جس کا بدترین انجام عالمی ذلت و نکبت کی صورت میں نمایاں ہے۔ اللہم احفظنا منہ۔

اہل کتاب سے قتال و جزیہ کا حکم:

’’اہل کتاب جو کہ نہ خدا پر (پورا پورا) ایمان رکھتے ہیں اور نہ قیامت کے دن پر‘ اور نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں‘ جن کو خدا نے اور اس کے رسول نے حرام بتلایا ہے اور نہ سچے دین (اسلام) کو قبول کرتے ہیں‘ ان سے یہاں تک لڑو کہ وہ ماتحت ہو کر اور رعیت بن کر جزیہ دینا قبول کرلیں۔‘‘ (التوبہ:۲۹)

وضاحت:

یہ حکم معاہدہ والی قوموں کے متعلق نہیں بلکہ ان اہل کتاب کے بارے میں ہے‘ جو اسلام اور اہل اسلام کے لئے خطرہ بن جائیں‘ تو ضروری ہو جاتا ہے کہ ان کی فتنہ سامانیوں پر پیشگی بند لگا یا جائے‘ اور چونکہ ان کی سرشت میں اسلام دشمنی پیوست ہے‘ اس لئے جب تک ان کی طاقت بالکل مغلوب نہ ہو جائے اور وہ ذلت کے ساتھ اسلامی حکومت کی ماتحتی قبول نہ کرلیں‘ اس وقت تک ان کے ساتھ کوئی رعایت نہ برتی جائے کیونکہ دشمن کو کسی حد تک پہنچائے بغیر چھوڑ دینا بعد میں مزید خطرات کا باعث بن جاتا ہے۔

اہل کتاب کی آپس میں عداوت:

’’اور ہم نے ان میں باہم قیامت تک کے لئے بغض و عداوت ڈال دیا اور اللہ تعالیٰ عنقریب ان کو ان کے کرتوتوں کے بارے میں آگاہ فرمادے گا۔‘‘

(المائدہ:۱۴)

وضاحت:

یہ آیت یہود و نصاریٰ کے تذکرہ کے ضمن میں نازل ہوئی‘ جس کا مفہوم یہ ہے کہ مذہبی اختلاف سے یہودیوں اور عیسائیوں اور اسی طرح عیسائیوں کے مختلف فرقوں کے درمیان دشمنی اور عداوت ڈال دی گئی ہے‘ جو قیامت تک باقی رہے گی‘ چنانچہ اسلام کے آنے سے قبل یہ دونوں فرقے باہم دست و گریباں رہتے تھے اور اسلام کی آمد کے بعد اگرچہ دونوں اسلام کے مقابلہ میں متحد ہو جاتے ہیں لیکن اندرونی طور پر ان میں آپس میں شدید قسم کے اختلاف پہلے بھی موجود تھے اور اب بھی موجود ہیں‘ یہودیت اور عیسائیت کی تاریخ سے واقف ہر شخص اس بات کو جانتا ہے لہٰذا قرآن کریم نے اگر اس حقیقت کو آشکارا کردیا تو اس پر بھی برہم ہونے کا کوئی موقع نہیں اور نہ کسی کی وجہ سے کسی کو ناراض ہونے کی ضرورت ہے اور خاص کر وہ ہندو شدت پسند جن کا اس آیت کے سیاق و سباق سے کوئی تعلق نہیں‘ ان کا اس آیت پر اعتراض قطعاً بے معنی اور محض شرانگیزی ہے۔

کفار و منافقین کیا چاہتے ہیں؟

’’وہ اس تمنا میں ہیں کہ جیسے وہ کافر ہیں‘ تم بھی کافر بن جاؤ‘ جس میں تم

ختم نبوت

اور وہ سب ایک طرح کے ہو جاؤ' سو ان میں سے کسی کو دوست مت بنانا جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت نہ کریں' اور اگر وہ اعراض کریں تو ان کو پکڑو اور قتل کرو جس جگہ ان کو پاؤ' اور نہ ان میں سے کسی کو دوست بناؤ اور نہ مددگار بناؤ۔"

(النساء:۸۹)

پس منظر:

اس آیت کے شان نزول میں متعدد حضرات مفسرین نے یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ کچھ کفار مکہ سے مدینہ منورہ آئے اور انہوں نے یہاں آ کر اپنے کو مومن ظاہر کیا لیکن مدینہ کی آب و ہوا انہیں راس نہ آئی اور وہ بہانہ بنا کر پھر واپس مکہ چلے گئے' تو ان کے متعلق مسلمانوں میں اختلاف ہو گیا' بعض لوگ کہتے تھے کہ یہ لوگ مومن ہیں اور بعض کہتے تھے کہ نہیں! یہ لوگ کافر اور منافق ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے ان کی اصل حالت کی خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ ایسے منافقوں کے بارے میں اختلاف کرنے کا کوئی جواز نہیں اور ایسے دھوکہ باز لوگ ہرگز رحم کے قابل نہیں' ان کا منشا تو اصل میں یہ ہے کہ جس طرح خود کافر ہیں' اسی طرح مسلمانوں کو بھی کافر بنا کر دم لیں' لہٰذا ان سے دوستی اپنے ایمان کے لئے خطرناک ہے' اس لئے اس سے احتراز لازم ہے۔ (تفسیر قرطبی ۳/۲۶۴)

اور جب تک وہ مکہ سے ہجرت (جو ابتدائے اسلام میں فرض تھی) نہ کرلیں' اس وقت تک وہ اعتبار کے قابل نہیں' اور چونکہ اس وقت مکہ والوں سے جنگی حالات چل رہے تھے لہٰذا بجا طور پر یہ حکم دیا گیا کہ اگر یہ لوگ ہجرت نہ کریں اور اسلام دشمنی پر کمربستہ رہیں تو پھر ان کی جان کی خیر نہیں ہے' تو یہ حکم صرف کھلے دشمن کے لئے ہے' اس کے برعکس جو کفار صلح اور امن و آشتی کے ساتھ رہیں' ان کے ساتھ امن کا معاملہ کیا جائے گا اور انہیں ستایا نہیں جائے گا' چنانچہ اسی آیت کے فوراً بعد اگلی آیت میں اس کی صراحت اس طرح فرمائی ہے:

"مگر جو لوگ ایسے ہیں جو کہ ایسے لوگوں سے جا ملتے ہیں کہ تمہارے اور ان کے درمیان عہد ہے یا خود تمہارے پاس اس حالت سے آویں کہ ان کا دل تمہارے ساتھ اور نیز اپنی قوم کے ساتھ لڑنے سے منقبض ہو اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان کو تم پر مسلط کر دیتا' پھر وہ تم سے لڑنے لگتے' پھر اگر وہ تم سے کنارہ کش رہیں یعنی تم سے نہ لڑیں اور تم سے سلامت روی رکھیں تو اللہ تعالیٰ نے تم کو ان پر کوئی راہ نہیں دی۔" (النساء:۹۰)

اس آیت نے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر دیا کہ اسلام "صلح جو" کافروں سے خواہ مخواہ قتل و قتال کی ہرگز اجازت نہیں دیتا' معترضین کا اس طرح کی آیتوں سے صرف نظر کر کے دیگر آیتیں پیش کرنا اور پھر اپنی مرضی سے ان کے معنی متعین کر کے فتنہ پھیلانا بدترین قسم کی جعل سازی اور فریب دہی ہے جسے قطعاً قبول نہیں کیا جا سکتا۔

بدعہدوں کی سزا:

"ان سے لڑو' اللہ تعالیٰ ان کو تمہارے ہاتھوں سے سزا دے گا اور ان کو ذلیل کرے گا اور تم کو ان پر غالب کرے گا اور بہت سے مسلمانوں کے قلوب کو شفا دے گا۔" (التوبہ:۱۴)

پس منظر:

یہ آیت عام نہیں بلکہ ایک خاص پس منظر میں نازل ہوئی ہے' وہ یہ ہے کہ (قرآن کریم کی اس آیت سے) اوپر (جو آیات آئی ہیں ان) سے (یہ بات واضح ہوتی ہے کہ یہاں) مکہ کے ان بدعہد کفار کا تذکرہ چل رہا ہے جنہوں نے مسلمانوں کے حلیف بنوخزاعہ کو جانی و مالی نقصان پہنچانے میں قبیلہ بنوبکر کی درپردہ مدد کر کے حدیبیہ کے معاہدہ جنگ بندی کو پامال کر دیا تھا اور بیٹھے بٹھائے چھیڑ خوانی کے مرتکب ہوئے تھے تو ظاہر ہے کہ ایسے بدعہدوں کو سزا دینی لازم تھی' چنانچہ ان کفار کو ان کی اوقات بتانے کے لئے قرآن کریم نے مسلمانوں کو ان الفاظ میں للکارا:

"تم ایسے لوگوں سے کیوں نہیں لڑتے جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا؟ اور رسول کے جلاوطن کر دینے کی تجویز کی؟ اور انہوں نے تم سے پہلے خود چھیڑ نکالی؟ کیا ان سے (لڑنے سے) تم ڈرتے ہو؟ سو اللہ تعالیٰ اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ تم ان سے ڈرو' اگر تم ایمان رکھتے ہو۔" (التوبہ:۱۳)

اس کے بعد اگلی آیت ۱۴ میں باقاعدہ ان بدعہدوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے' اس لئے آیت ۱۴ کو آیت ۱۳ کے ساتھ ملا کر پڑھنا چاہئے

تاکہ مطلب واضح ہو سکے' قرآن کریم میں ایک مضمون کی آیات ایک دوسرے سے مربوط ہوتی ہیں' ان میں سے کسی ایک آیت کو دیکھ کر صحیح مفہوم تک نہیں پہنچا جا سکتا' بلکہ سیاق و سباق کا مطالعہ ضروری ہوتا ہے ورنہ مطلب خبط ہو جائے گا۔

نتیجہ:

مذکورہ وضاحتوں سے قارئین نے اندازہ لگا لیا ہوگا کہ قرآنی آیات پر اعتراضات محض دھوکہ ہیں' جن کا حقیقت اور واقعیت سے کوئی تعلق نہیں' قرآن کی آیتیں ہرگز نفرت نہیں پھیلاتیں بلکہ ان پر اعتراض کرنے والے یہ لوگ ہی دراصل نفرت کے سوداگر ہیں' یہ لوگ چونکہ خود تنگ نظر ہیں' اس لئے اسلام کی تعلیمات کو بھی تنگ نظر ثابت کرنا چاہتے ہیں' جبکہ اسلام کی وسعت ظرفی' انسانیت نوازی اور فطرت انسانی سے پوری طرح ہم آہنگی اور آفاقیت روز روشن کی طرح عیاں ہے' کوئی بھی منصف مزاج اس سے انکار کرنے کی ہمت نہیں کر سکتا' ہاں جس نے خود اپنی آنکھوں پر تعصب کی عینک لگا رکھی ہو' اس سے واقعتاً ہدایت و انصاف کی امید نہیں رکھی جا سکتی' اور جنہوں نے اپنی زندگی کا مقصد ہی فتنہ پروری اور منافرت کا پھیلانا بنا لیا ہو' ان سے کسی معقول بات کی تمنا کرنا بھی فضول ہے۔

قرآن کریم آج کی کتاب نہیں:

ذرا سوچیں تو سہی' قرآن کریم کوئی نئی کتاب نہیں' آج اس کو نازل ہوئے چودہ سو سال سے زیادہ عرصہ ہو رہا ہے' اس درمیان قرآن کے تراجم دنیا کی تمام بڑی زبانوں میں ہو چکے ہیں اور عالم کے چپہ چپہ پر اسے صدیوں سے پڑھا اور سمجھا جاتا ہے' مسلمان تو پڑھتے ہی ہیں' بڑی تعداد میں غیر مسلم بھی اسے پڑھتے آئے ہیں' ان تمام صدیوں کی تاریخ اٹھا کر دیکھئے' اسلامی حکومتوں میں کب اور کہاں غیر مسلموں پر مظالم ڈھائے گئے؟ اگر اکا دکا کوئی واقعہ کہیں ملے گا تو اس کا تعلق اسلامی تعلیمات سے نہیں بلکہ حاکم کے شخصی عمل سے ہوگا' لیکن جب اسلامی تعلیم کی روشنی میں فیصلہ اور حکم کی بات آئے گی تو ہمیشہ امن و انصاف کا پہلو نمایاں نظر آئے گا۔

اگر قرآن کی تعلیمات ایسی ہی نفرت انگیز ہوتیں جیسی (غیر مسلموں نے) باور کرانے کی کوشش کی ہے تو ان ممالک میں' جہاں صدیوں مسلم حکومتیں رہی ہیں' کوئی کافر نمونے کے طور پر بھی ہاتھ نہ آتا اور جو بدزبان آج زہر اگل رہے ہیں' ان کے آباؤ اجداد کے وجود سے قبل ہی ان کی نسلوں کا نام و نشان مٹا دیا جاتا' مگر ایسی نفرت کی بات کوئی تھی ہی نہیں' اس لئے مسلم حکومتوں کے زیر نگیں غیر مسلم بھی پوری آزادی کے ساتھ پروان چڑھتے رہے' اور انہوں نے کبھی یہ آواز نہیں اٹھائی کہ "قرآنی آیات بدل دی جائیں کیونکہ اس سے نفرت پھیلتی ہے" اس لئے کہ وہ علی وجہ البصیرت یہ جانتے تھے کہ قرآن ہرگز نفرت کی تعلیم نہیں دیتا' اور تو اور خود غیر مسلم' ہندو مفکرین گاندھی وغیرہ نے قرآن کا مکمل مطالعہ کر کے اس کے بارے میں شاندار الفاظ میں تبصرے تاریخ کے صفحات پر درج کرائے ہیں' تو کیا یہ غیر مسلم اتنے کم فہم تھے کہ انہیں وہ آیتیں نظر نہ آئیں جنہیں لے کر آج اعتراض اٹھایا جا رہا ہے؟ کیا یہ ان کے مطالعہ کے وقت قرآن میں موجود نہ تھیں؟ یقیناً موجود تھیں اور انشاء اللہ تاقیامت رہیں گی' لیکن فرق دیکھنے والے کی آنکھوں کا ہے' اگر انصاف کی عینک لگا کر قرآن کو دیکھا جائے تو وہ حقیقت آشکارا ہوگی جسے ہم نے گزشتہ صفحات میں بیان کیا اور اگر تعصب' تنگ نظری اور نفرت کے چشمہ کو لگا کر قرآن پڑھا جائے تو ظاہر ہے کہ نفرت کا متلاشی اپنے مریض ذہن سے نفرت ہی کے معنی نکالے گا اور اسے اچھال کر ماحول کو نفرت آمیز بنانے کی کوشش کرے گا' قرآن کے خلاف مذموم کوشش اسی نفرت پر مبنی مہم کا ایک حصہ ہے' لہٰذا عام برادران وطن کو چاہئے کہ وہ ان مغالطوں سے متاثر ہوئے بغیر حقیقت کا انصاف سے مطالعہ کریں اور صحیح نتیجہ تک پہنچنے کی کوشش کریں اور نفرت کی گرم بازاری پر روک لگائیں۔

شیش محل میں بیٹھ کر پتھر نہ چلائیں:

اگر قرآن پر کوئی کیچڑ اچھالی جائے گی تو پھر ان کیچڑ اچھالنے والوں کی پگڑیاں بھی سلامت نہ رہ سکیں گی۔ اس لئے رسوائی سے بچنے کا واحد راستہ یہ ہے کہ کسی کے مذہب پر طعن و تشنیع کا سلسلہ بند ہو' وفاداری اور احترام کی فضا قائم ہو اور ہر شہری اپنی مذہبی' انسانی اور اخلاقی ذمہ داری ادا کرنے کا پابند ہو' اسی کے ذریعہ ماحول میں امن و امان برقرار رہ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سارے عالم کے لئے ہدایت اور امن کے فیصلے فرمائے۔ آمین۔

☆☆.........☆☆

حیرت انگیز اور ناقابلِ فراموش

مولانا محمد اکرم طوفانی

انسان کی زندگی میں بعض ایسے واقعات پیش آتے ہیں جنہیں انسان بھلانا چاہے تو بھی نہیں بھلا سکتا لیکن اللہ تعالیٰ کے مخصوص بندوں کے کچھ واقعات ایسے ہوتے ہیں جو انسانی زندگی میں تغیر و تبدل کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ ذیل میں دو ایسے واقعات ذکر کئے جاتے ہیں جو ہمارے اس دور میں بھی ممکن ہے کہ کسی مسلمان کے لئے مشعل راہ ثابت ہوسکیں اور وہ مسلمان دینی حمیت و غیرت کے لئے کارآمد ہوجائے۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے اور امر بدیہی بھی اور ہر مسلمان جو عاقل و بالغ ہے وہ اسے جانتا بھی ہے اور سمجھتا بھی کہ ہمارے آقا و مولا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے محبت اور آپؐ سے تعلق نہ صرف ضروری بلکہ ایمان ہے' بخاری اور مسلم میں ایک حدیث متفق علیہ ذکر کی گئی ہے' جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے اس ذات کی قسم ہے! جس کے قبضے میں میری جان ہے' تم میں سے کوئی آدمی بھی مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک محبوب ترین نہ ہوجاؤں' اس کے والدین' اس کی اولاد حتیٰ کہ ساری دنیا سے۔'' حدیث کا مطلب صاف ظاہر ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایمان کی علامت ہے' اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے تو ایماندار ہونا ممکن ہے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس درجے کی محبت نہیں ہے جس کا تقاضا شریعت نے کیا ہے تو پھر ہر مسلمان کو اپنا ایمان تلاش کرنا چاہئے۔ اس پر غور وفکر کرنا چاہئے کہ ایمان ہے بھی یا نہیں؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ حدیث ارشاد فرمائی تھی تو اس کے مخاطب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین تھے اور ظاہر بات ہے کہ ان صحابہ میں سے کوئی ایک صحابی بھی ایسا نہ تھا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہ کرتا ہو' اس کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کی مقدس جماعت سے فرما رہے ہیں کہ تم میں سے کوئی آدمی مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ مجھ سے محبت دنیا کی ہر چیز سے زیادہ نہ کرے۔

اسی طرح قرآن مجید میں بھی اللہ نے ایک جگہ ارشاد فرمایا: النبی اولیٰ۔ نبی علیہ السلام عزیز ترین ہیں ایمان والوں کو اپنے نفسوں کے لئے' یعنی ایمان والوں کا اپنے نفسوں پر اپنی جانوں پر خود ان کا اپنا حق اس قدر نہیں ہے' جس قدر ان کی جانوں پر نبی علیہ السلام کا حق ہے' یہی وجہ ہے کہ علماً نے لکھا ہے کہ دنیا میں جتنی بھی نیکیاں معرض وجود میں آتی ہیں' بے شک وہ نیکیاں ضرور باعث اجر ہیں لیکن سب سے اہم اور اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نیکی ناموس مصطفیٰ' عظمت مصطفیٰ' تقدس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت ہے' اگر مومن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور ناموس کا تو قائل ہو لیکن بجائے شریعت کے مطابق ناموس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے میں تامل کرتا ہے' سوچتا ہے' تو پھر ایسا ایمان' کمزور ایمان تو ہوسکتا ہے' بارآور ایمان نہیں ہوسکتا' اگر صرف نماز پڑھنا' تلاوت کرنا' ذکر کرنا' تہجد پڑھنا' تبلیغ کرنے کا نام ایمان ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی مقدس جماعت کو یہ نہ فرماتے کہ تم میں سے کوئی آدمی مومن نہیں ہوسکتا' اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ نمازی بھی تھے' غازی بھی تھے' تبلیغی بھی تھے' محدث بھی تھے' تہجد گزار بھی تھے اور محبت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے آثار بھی بدیہی طور پر ان میں نظر آتے تھے لیکن حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے صحابہؓ سے پھر بھی فرمایا کہ مجھ سے زیادہ محبت کسی بھی دیگر کے ساتھ ایمان کی علامت نہیں بن

ختم نبوۃ

تکلی۔ اس حدیث پر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت دین کی بنیاد ہے اور پھر جب بنیاد ہے تو پھر لفظ محبت پر غور کیا گیا' ریسرچ کی گئی تو ایک بات سامنے آئی کہ محبت جہاں بھی کارفرما ہوتی ہے' جس شخص یا جس چیز سے انسان کو محبت ہوتی ہے' وہ اس کو دنیا کی ہر چیز پر ترجیح دیتا ہے اور عملی طور پر ایسا مظاہرہ کرتا ہے کہ لوگ محسوس کرتے ہیں کہ اس کو فلاں سے محبت ہے کیونکہ وہ اس کی ذات کو دنیا کی ہر چیز پر ترجیح دے رہا ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نے بھی اسی معیار کا مطالبہ ہر مومن سے کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اے ایمان والو! ایمان لے جانا ہے تو میری ذات کو' میرے تقدس کو' میری ناموس کو دنیا کی ہر چیز پر ترجیح دینا ہوگی۔ بصورت دیگر......

فکر و دانش کی ضرورت ہے۔

اب میں اسی سلسلہ میں ایک ناقابل فراموش واقعہ کا ذکر کرتا ہوں' جو خود میرے اور آپ کے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی سے منسوب ہے۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ان خوش نصیب انسانوں میں سے ایک ہیں جن کا ہاتھ پکڑ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف میں داخل ہوتے وقت قریش کے مجمع کثیر کے سامنے اعلان فرمایا تھا کہ لوگو! گواہ رہو! آج سے زید میرا بیٹا ہے' یہ مجھ سے وراثت پائے گا' میں اس سے پاؤں گا۔ بات سوچنے کی صرف یہ ہے کہ ایک اجنبی لڑکا' جس کی عمر صرف سولہ سال ہے' وہ کس عظیم سعادت سے بہرہ مند ہو رہا ہے کہ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اپنا بیٹا بنا رہے ہیں۔ یہ نوجوان کون تھا؟ قبیلہ کلب کے ایک شخص حارثہ کا بیٹا تھا۔ آٹھ سال کی عمر میں والدہ کے ساتھ ننھیال جا رہا تھا کہ راستے میں ڈاکوؤں نے پکڑ لیا جہاں اور لوگ پکڑے گئے' وہاں زید کو بھی ڈاکو پکڑ کر لے گئے' مکہ میں ایک میلہ لگا کرتا تھا جس کا نام "عکاظ" تھا' اس میلہ میں ڈاکوؤں نے زید کو فروخت کر دیا' خوش قسمتی سے ان کو خریدنے والے حضرت خدیجہ الکبریٰ کے بھتیجے حکیم بن حزام تھے۔ انہوں نے زید کو مکہ لا کر اپنی پھوپھی حضرت خدیجہؓ کی نذر کر دیا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ کچھ دنوں کے بعد حضرت خدیجہؓ کا نکاح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو گیا تو آپؐ نے زید کو بھی وہاں حضرت خدیجہؓ کے پاس پایا۔ حضرت زیدؓ کی عادات و اطوار اور اخلاق عالیہ

HB ®
TRUSTABLE MARK
Hameed ®
BROS JEWELLERS
3, Mohan Tarrace Sharhah-e-iraq Saddar Karachi. Code: 74400
Phone : 5675454, 5215551 Fax : (092-21) -5671503
حمید برادرز جیولرز
3 موہن ٹیرس' نزد جلال دین' شاہراہ عراق' صدر کراچی

اس قدر پاکیزہ تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زیدؓ کو حضرت خدیجہؓ سے مانگ لیا۔ اس طرح یہ خوش نصیب لڑکا تاریخ انسانیت کے سب سے بڑے فرمانروا' خیر الناس' خیر الخلائق کی آغوش میں پہنچ گیا' جس کو چند سال بعد اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت کا عظیم تاج پہنانا تھا' اس وقت حضرت زیدؓ کی عمر پندرہ بہال تھی اور وہ نہایت سکون سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آغوش میں پرسکون زندگی گزار رہے تھے' کچھ مدت بعد جب ان کے گھر والوں کو علم ہوا کہ ہمارا نور نظر مکہ میں ہے' تو ان کے چچا اور والد دونوں مکہ میں انہیں تلاش کرتے کرتے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خدمت اقدس میں عرض کیا کہ سنا ہے کہ ہمارا لخت جگر زید آپ کے زیر تربیت ہے؟ میرے اور آپ کے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک زید کئی سالوں سے میرے پاس ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ آپ جو بھی جرمانہ یا فدیہ لینا چاہیں وہ لے لیں اور ہمارا فرزند ہمارے حوالے کردیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ زید اب میرے پاس موجود نہیں ہے لیکن میں ابھی اس کو بلا کر آپ کے سامنے پیش کردیتا ہوں اور زید کو اس کی مرضی پر چھوڑ دیتا ہوں' اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہے تو مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا' بغیر فدیہ اور جرمانہ کے وہ آپ کے ساتھ جاسکتا ہے اور اگر وہ میرے پاس رہنے کی خواہش کرے تو میں ایسا انسان نہیں ہوں کہ اگر کوئی میرے پاس رہنا چاہے تو میں جبر واکراہ سے (اسے) تمہارے حوالے کردوں اور گھر سے نکال دوں' یہ بہت مشکل ہے (کیونکہ رحمۃ للعالمین کا شیوہ یہی ہے)۔ آنے والوں نے کہا کہ آپ نے انصاف سے بھی بڑھ کر بات کردی ہے' آپ زید کو بلالیں اور پوچھ لیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو بلایا اور ان سے پوچھا بیٹے! تم ان دونوں کو جانتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! یہ میرے والد اور چچا ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: (یہ دونوں تم کو لینے آئے ہیں) تم مجھے بھی جانتے ہو اور ان کو بھی جانتے ہو' اب تمہیں پوری آزادی ہے' چاہو تو ان کے ساتھ چلے جاؤ اور چاہو تو میرے ساتھ رہو۔ حضرت زید کا جواب ایک ہی تھا جو انہوں نے بغیر کسی توقف کے دیا' انہوں نے کہا کہ حضورؐ! میں آپ کو چھوڑ کر کسی کے ساتھ نہیں جاسکتا۔ باپ اور چچا نے کہا: زید! تو غلامی کو آزادی پر ترجیح دیتا ہے' اپنے والدین اور خاندان کو چھوڑ کر غیروں کے پاس رہنا چاہتا ہے؟ حضرت زیدؓ نے کہا: ابا جی! میں نے آپؐ میں جو اخلاق عالیہ اور اوصاف حمیدہ پائے ہیں' وہ میں نے اب تک کسی اور انسان میں نہیں دیکھے' ان اوصاف کو دیکھ کر اب میں ان پر کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا۔

اس کو محبت کہتے ہیں' محبت میں اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو ترجیح نہ ہو' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کو ترجیح نہ ہو' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو ترجیح نہ ہو تو ایسی محبت صرف لفاظی کی حد تک تو محبت ہوسکتی ہے' لیکن یہ وہ محبت نہیں جس کا مطالبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا تھا کہ تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ سب لوگوں حتی کہ ماں باپ' اولاد سب سے زیادہ محبت مجھ سے نہ کروگے۔

افسوس کہ آج عاشقان رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہونے کا دعویٰ کرنے والوں کے پاس ایک قرارداد جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت اور قادیانی مرتدوں کی ریشہ دوانیوں کے خلاف ہوتی ہے' وہ قرارداد ان کے پاس جاتی ہے' وہ قرارداد بھی اپنے جمعہ کے خطبہ میں پڑھتے ہوئے ڈرتے ہیں کہ مبادا......' اور دعویٰ عشق ومحبت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کرتے ہیں' جب تک ہر اس وصف کو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہے' ترجیح نہ دیں گے اس وقت تک دعویٰ محبت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) قابل غور ہوگا۔

غرضیکہ حضرت زیدؓ نے صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ میں دنیا والوں کی آزادی پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کو ترجیح دوں گا کہ محبت اسے ہی کہتے ہیں۔ حضرت زیدؓ کا جواب

قادیانیوں کو احمدی کہنا اسلام سے بغاوت ہے
ان کو قادیانی یا مرزائی کہنا چاہئے

جو مسلمان قادیانیوں کو احمدی کہتا ہے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا باغی اور گستاخ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین پر میرا نام ''محمد'' اور آسمان پر ''احمد'' ہے۔ لہٰذا احمدی اور محمدی صرف ہم مسلمان ہیں۔ قادیانی مرتد' بے ایمان اور کافر ہیں' نہ کہ ''احمدی''۔

لٹریچر مفت: دفتر ختم نبوت لنگر منڈی سرگودھا فون:710474

ختم نبوۃ

سن کر چچا اور والد ان کو رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آغوش میں دینے پر بخوشی رضامند ہوگئے (اور بخوشی چھوڑنے کے [illegible] بھی [illegible]) صحابہؓ میں سے جب بھی کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے عشق و محبت کا رشتہ ناتا جوڑا تو پھر ان کے سر اور بازو تو کٹ گئے لیکن انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا رشتہ نات نہ توڑا' حضرت زیدؓ نے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو ترجیح دی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کو آزادی پر مقدم سمجھا تو آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زیدؓ کا ہاتھ پکڑ کر خانہ کعبہ میں لے گئے اور زیدؓ کو آزاد کر کے عام اعلان فرمایا کہ لوگو! گواہ رہو! آج سے زید محمد کا بیٹا ہے' یہی خوش قسمت انسان جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا' تو کلمہ پڑھ کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثاروں کی صف میں شامل ہوگیا۔ یہی بیٹا' خوش قسمت بیٹا طائف کے مشکل ترین سفر میں بھی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔

''طبقات ابن سعد'' میں ہے کہ جب طائف کے بازاروں میں بدبخت لوگ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر پتھروں کی بارش برسا رہے تھے تو یہ جاں نثار بیٹا پتھروں کو ڈھال بن کر روکتا تھا' جو پتھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھتا' حضرت زیدؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اس کا سامنا کرتے مگر باوجود اس کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی زخمی ہوئے اور حضرت زیدؓ کے جسم اور سر پر پتھروں سے کئی زخم آئے' پھر ۸ ہجری میں ایک جہاد کے دوران حضرت زیدؓ نے جام شہادت نوش کیا۔ ان کی شہادت کی خبر سن کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔

۲۵ افراد کا قبول اسلام

حیدرآباد (نمائندہ ختم نبوت) حیدرآباد' میرپورخاص' بدین اور اندرون سندھ کے دیگر اضلاع سے تعلق رکھنے والے مختلف مذاہب کے پیروکار ۲۹ افراد نے گزشتہ دنوں اسلام قبول کرلیا۔ ان کے اسلامی نام بالترتیب اللہ ڈنو' غلام محمد' سارہ' فاطمہ' اللہ بچائی' غلام اللہ' [illegible] محمد عمر' سعید' رشید' [illegible] رابعہ' محمد صادق' عبدالحکیم' رضیہ' محمد اشرف' سکینہ' منیر احمد' خلیل احمد' فاطمہ' سمیہ' مریم' حسین احمد' زینب' صائمہ اور گل محمد رکھے گئے۔

مساجد کے لئے خاص رعایت

جبار کارپٹس

پتہ: این آر ایونیو

نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک ''جی'' برکات حیدری' ناظم آباد

فون: 6647655-6646888 فیکس: 0921-21-5671503

ڈیلرز:
مون لائٹ کارپٹ
نیر کارپٹ
ثمر کارپٹ
وینس کارپٹ
اولمپیا کارپٹ
یونی ٹیک کارپٹ

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی بعض علامات

مولانا محمد صدیق

ایک دوست نے جمعہ کے روز مجھے ایک اخبار دیا' اس اخبار میں مندرجہ ذیل عبارات دیکھنے میں آئیں:

''۱:...... امام مہدی علیہ الرضوان دنیا میں موجود ہیں۔

۲:...... امام مہدی علیہ الرضوان کے لشکر میں شامل ہوکر دجال کو نیست و نابود کردیں۔

۳:...... ذکر قلب کے حامل امام مہدی علیہ الرضوان کی سپاہ میں شامل ہوں گے۔

۴:...... امام مہدی علیہ الرضوان کو بذریعہ نور پہچانا جاسکتا ہے۔

۵:...... حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا ظہور ہو چکا ہے۔''

ان مذکورہ بالا عبارات سے یہ بات اظہر من الشمس ہوجاتی ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان دنیا میں تشریف لاچکے ہیں' ان کا ظہور ہو چکا ہے' ان کا لشکر تیار ہو چکا ہے' بنا بریں حقائق کو بروئے کار لاتے ہوئے میں کسی خاص ذات کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنائے بغیر حق اور فقط حق واضح کرنے کی غرض سے چند سطور نظر قارئین کررہا ہوں تاکہ دنیائے عالم کے مسلمان ان پیش کردہ چند سطور میں غور وفکر کرکے "لا تجتمع امتی علی الضلالة" کی عملی تفسیر بنتے ہوئے ضلالت وگمراہی کے راستے سے کنارہ کش ہوکر صراط مستقیم کو اپنائیں۔

میں قرآن وسنت سے وہ علامات پیش کرنا چاہتا ہوں جس سے حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی پہچان آسانی سے ہوسکے۔

امام محمد بن جریرؒ نے ایک عظیم الشان تفسیر قرآن لکھی ہے جس کا نام ''تفسیر طبری'' ہے' اس تفسیر کے بارے میں علامہ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے:

''اگر کسی شخص کو تفسیر ابن جریرؒ دیکھنے کے لئے چین تک کا سفر کرنا پڑے' تو (اس کی عظمت کے پیش نظر) یہ کوئی زیادہ سفر نہ ہوگا۔'' (البدایہ والنہایہ ج۱۱ ص۱۴۹)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا' جو اللہ کی مسجدوں میں اس کے نام کی یاد سے روکے اور ان کی ویرانی کے درپے ہو' انہیں مناسب نہیں تھا کہ ان مسجدوں میں جائیں مگر ڈرتے ڈرتے' ان کے لئے دنیا میں بھی (بڑی ذلت) ہے۔''

امام محمد بن جریرؒ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ جن لوگوں کا اس آیت مبارکہ میں تذکرہ ہے' وہ رومی ہیں' جنہوں نے بیت المقدس کو ویران کیا اور پھر ''لهم فی الدنیا خزی'' کی تفسیر میں فرمایا:

''ان کی دنیا میں رسوائی یہ ہے کہ جب حضرت امام مہدی علیہ الرضوان تشریف لائیں گے تو قسطنطنیہ فتح ہوگا اور وہ رومیوں کو قتل کریں گے' یہ ان کی رسوائی ہے۔''

معلوم ہوا کہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی نشانی یہ ہے کہ استنبول (جسے ماضی میں ''قسطنطنیہ'' کہا جاتا تھا) ان کے ہاتھ پر فتح ہوگا' رومی مارے جائیں گے اور ذلیل وخوار ہوں گے۔

احادیث کی روشنی میں حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا حسب ونسب:

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان امام الانبیاء حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے ہوں گے

درج ذیل احادیث مبارکہ اس پر شاہد ہیں:

۱:...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان ہمارے اہل بیت سے ہوگا' اللہ کریم ان کو بہت جلدی (امارۃ وخلافت) کی صلاحیت دے گا۔ (ابن ماجہ ص ۳۰۰)

۲:...... حضرت امام مہدی علیہ الرضوان مجھ سے ہے' عریض پیشانی اور اونچی ینی والے' روئے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا' جس طرح ظلم وستم سے بھری ہوگی' سات سال بادشاہت فرمائیں گے۔ (ابوداؤد ج ۲' ص ۲۴۰)

۳:...... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان میرے کنبہ سے (اور) سیدۃ النساء العالمین سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے۔

۴:...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دنیا سے کچھ باقی نہ رہے گا مگر ایک دن تو اللہ کریم اس ایک دن کو یہاں تک طویل فرمادے گا کہ ہمارے گھرانے سے ایک مرد کو اللہ کریم بھیجے گا' جس کا نام میرے نام سے اور جس کے والد گرامی کا نام میرے والد گرامی کے نام سے موافق ہوگا' (وہ) تمام روئے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح ظلم وستم سے بھری ہوگی۔ (ابوداؤد ج ۲' ص ۲۳۹)

۵:...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا ختم نہ ہوگی حتی کہ میرے گھر والوں میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ بنے گا' اس کا نام میرے نام سے موافق ہوگا (یعنی محمد)۔ (مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۵ ص ۱۹۸)

۶:...... سیدنا علی حیدر کرار رضی اللہ عنہ نے اپنے شہزادے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سید ہے' جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سید فرمایا ہے' اس کی پشت سے ایک شخص پیدا ہوگا جو تمہارے نبی کے نام سے موسوم ہوگا' وہ (امام مہدی) خُلق میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے مگر تخلیق میں نہیں۔ (مشکوٰۃ ص ۴۷۱)

۷:...... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت امام مہدی علیہ الرضوان میری اولاد میں سے ایک مرد ہوگا' جس کا چہرہ اس ستارہ کی مانند ہوگا جو موتی کی طرح چمک رہا ہے۔ (الحاوی للفتاوی جلد ۲ ص ۶۶)

۸:...... حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ حضرت امام مہدی تیری اولاد سے ہوگا۔ (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۶۶)

۹:...... حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' فرماتے ہیں کہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی جائے پیدائش مدینۃ الرسول ہے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے سے ہوں گے' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی سے موسوم ہوں گے اور آپ کی جائے ہجرت بیت المقدس ہوگی (اور آپ کا حلیہ شریف یہ ہوگا) گھنی اور لمبی داڑھی والے' سرگیں آنکھوں والے' چمکیلے دانتوں والے اور آپ کے چہرے میں سیاہ تل ہوگا (بطور خوبصورتی کے) اور آپ کے کاندھے میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی علامت مبارکہ ہوگی۔ (الحاوی للفتاوی جلد ۲ ص ۷۳)

۱۰:...... حضرت ارطاۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانہ پاک سے حضرت امام مہدی نام کا آدمی تشریف لائے گا' سیرتاً بہت ہی اچھا ہوگا' قیصر کے شہر میں جہاد کرے گا اور وہ (مہدی) امت محمدیہ میں (کامل اور اکمل ہونے کے اعتبار سے) سب سے آخر ہوگا اور آپ کے زمانے میں دجال علیہ ماعلیہ کا خروج ہوگا اور آپ کے زمانے میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام تشریف لے آئیں گے۔

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان عبدالمطلب کی اولاد میں سے ہوں گے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عبدالمطلب کی اولاد سے اہل جنت کے سردار ہوں گے: میں اور حمزہ' جعفر' حسن' حسین اور مہدی علیہم الرضوان۔ (ابن ماجہ ص ۳۰۰)

فرشتہ ندا کرے گا کہ امام مہدی علیہ الرضوان کی اتباع کرو:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام مہدی علیہ الرضوان اس حال میں نکلیں گے کہ آپ کے سر مبارک پر عمامہ ہوگا اور اس میں ایک پکارنے والا پکارے گا: لوگو! یہ مہدی اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہے' اس کی اتباع کرو۔ (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۶۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت امام مہدی علیہ الرضوان اس حال میں خروج فرمائیں گے کہ آپ کے سر انور پر ایک فرشتہ ندا دے رہا ہوگا: اے لوگو! بے شک یہ امام مہدی علیہ الرضوان ہیں' اس کی اتباع کرو۔ (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۶۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی علیہ الرضوان کی اقتدا میں نماز ادا فرمائیں گے:

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' آپ فرماتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت امام مہدی علیہ الرضوان ہم میں وہ ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جس کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۶۴)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے' ان کے امیر امام مہدی علیہ الرضوان فرمائیں گے: آجائیے! ہمیں نماز پڑھائیے' تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: بے شک تمہارے بعض' بعض پر امیر ہیں' یہ اس امت کے لئے اللہ کا عطا کردہ شرف ہے۔ (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۶۴)

حجر اسود اور مقام ابراہیم کے مابین حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے دست مبارک پر بیعت کی جائے گی:

حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خلیفہ کی موت کے وقت اختلاف ہوگا تو اہل مدینہ سے ایک شخص نکلے گا جو مکہ کی طرف بھاگنے والا ہوگا' تو اہل مکہ سے کچھ لوگ اس شخص کے پاس آئیں گے اس کو گھر سے نکالنے پر مجبور کریں گے اور وہ انکار کرے گا (یہاں تک کہ) اس سے رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کریں گے۔ (مشکوٰۃ ص ۴۷۱)

ان علامات کے علاوہ کچھ اور بھی نشانیاں ہیں:

۱:...... قریب ظہور امام مہدی علیہ الرضوان دریائے فرات کھل جائے گا اور اس میں سے سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا۔

۲:...... آسمان سے ندا آئے گی: "الا ان الحق فی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم" (یعنی اے لوگو! خبردار! حق آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے)۔

۳:...... امام مہدی علیہ الرضوان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتہ' تلوار اور جھنڈا ہوگا' ان پر لکھا ہوگا: "البیعة للہ"۔

۴:...... امام مہدی علیہ الرضوان کے سر انور پر ایک بادل سایہ کرے گا' اس میں سے ایک پکارنے والا پکارے گا کہ: "ھذا المھدی خلیفة اللہ فاتبعوہ" (یہ مہدی اللہ کا خلیفہ ہے' اس کی اتباع کرو)۔

۵:...... وہ ایک سوکھی شاخ خشک زمین میں لگائیں گے' جو اسی وقت سبز ہو جائے گی اور اس میں برگ و بار آجائے گا۔

۶:...... دریا ان کے لئے ایسے پھٹ جائیں گے جیسا کہ بنی اسرائیل کے لئے پھٹ گیا تھا۔

۷:...... ان کے پاس ایک تابوت ہوگا جسے دیکھ کر یہود ایمان لے آئیں گے' مگر چند۔

۸:...... آپ کا علم لدنی ہوگا۔

۹:...... وہ کعبہ شریف کے خزانہ کو نکال کر تقسیم فرمائیں گے۔

۱۰:...... آپ کی زبان مبارک میں لکنت ہوگی جس کی وجہ سے کبھی کبھی ران پر ہاتھ ماریں گے۔

(سیف چشتیائی ۸۲/ ترجمان السنة ج ۴ ص ۳۸۴)

☆☆......☆☆

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

مصائب و مشکلات اور اہل حق

مولانا سید محمد رابع حسنی

اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ پر عالمی برادری کو ان راہوں سے ہٹانے اور بچانے کی عظیم ذمہ داری ڈالی ہے جو راہیں دنیا و آخرت دونوں کے لحاظ سے بگاڑ و تباہی لاتی ہیں‘ یہ راہیں وہ ہیں جو انسان میں خود غرضی‘ نفس پرستی اور من مانی زندگی اختیار کر لینے کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں‘ انسان اپنی خود غرضی اور من مانی زندگی کے اثر سے اپنے پروردگار کے احکام کو نظر انداز کرتا ہے اور اس کے پیغمبروں کی تعلیمات سے دست کش ہو جاتا ہے‘ آپس میں ایک دوسرے کے حقوق کو سلب کرتا ہے‘ اپنی نفسانی اغراض کی خاطر ایک دوسرے سے ٹکراتا ہے اور ذاتی زندگی میں اپنے خواہش نفس کے تقاضے سے ایسے گرے ہوئے اخلاق و عادات کو اختیار کر لیتا ہے جو امراض جسمانی کے طرز پر امراض نفسانی ہوتے ہیں‘ جن سے ایک طرف معاشرہ کی اخلاقی زندگی تباہ ہو جاتی ہے تو دوسری طرف آپس میں اغراض و خواہشات کے مابین ایک دوسرے سے سخت ٹکراؤ ہوتا ہے اور اس کے نتیجے میں سب ہی نقصان اٹھاتے ہیں۔ برے اعمال سے یہ برا نتیجہ ہوتا ہے اور یہ برا نتیجہ پوری قوم کی تباہی کی شکل میں سامنے آتا ہے‘ جس کا سبب خود انسانوں کے اختیار کردہ خراب اور بگڑے ہوئے اخلاق اور عادات و کردار ہوتے ہیں‘ یہ خدا کا بنایا ہوا قانون ہے کہ برائی کا نتیجہ برا ہوتا ہے اور یہی اشارہ ہے جو قرآن کریم کی آیت ’’بما کسبت ایدی الناس‘‘ میں ملتا ہے‘ زندگی میں یہ بگاڑ عمومیت اختیار کر لیتا ہے‘ قرآن مجید میں فرمایا گیا:

’’ظهر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس‘‘

ترجمہ: ’’خشکی و تری سب میں بگاڑ ظاہر ہو گیا ہے اور یہ لوگوں کے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کی وجہ سے ہے۔‘‘

انسانوں کے خود اپنے ہاتھوں کے کرتوت سے ایسی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی اس راحت و نعمت کی زمین میں بعض وقت پوری انسانیت کی تباہی کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات بڑی رحیم و کریم ہے‘ وہ ایسے بگاڑ اور خرابی کو درست کرنے کے لئے اپنے بندوں میں سے ان لوگوں کو‘ جو اس کے احکام کو ماننے والے اور اس کی مرضی پر چلنے والے ہوتے ہیں‘ کھڑا کرتا رہا ہے‘ چنانچہ یہ کام اس کے نبی اپنے اپنے زمانہ میں انجام دیتے رہے‘ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ کام اپنے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے لیا اور ان کے بعد اپنے ان نیک بندوں سے یہ کام لیتا رہا ہے‘ جو اپنے نبی کی لائی ہوئی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارتے ہیں اور اصلاح و ارشاد کے کاموں کی ذمہ داری انجام دیتے ہیں‘ چنانچہ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کے علماً و صلحاً اس کام کی ذمہ داری آج سے نہیں بلکہ چودہ سو سال سے ادا کرتے آرہے ہیں‘ اس ذمہ داری کے لئے اولاً خود اعلیٰ اخلاق کے حامل بننے کی ضرورت ہوتی ہے‘ پھر اس کام کو حکمت و موعظت سے انجام دینا ہوتا ہے۔

اس کام کے انجام دینے میں ان کو بڑی دشواریاں پیش آتی ہیں اور منحرف اخلاق و کردار کے لوگ رکاوٹ ڈالتے ہیں اور دشمنی کا رویہ اختیار کرتے ہیں‘ جس کی وجہ سے داعی حق کو زحمتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے‘ تکلیفیں اٹھانا پڑتی ہیں اور دنیا کی بعض نعمتوں سے ان کو محروم بھی ہونا پڑتا ہے لیکن اس کا اجر دنیا میں شہرت و عزت کی شکل میں اور آخرت میں اجر و جزا کی شکل میں ملتا ہے۔ دنیا میں ہر طرف اس وقت من مانی اور خدا کے حکم کے خلاف زندگی گزارنے کا ایک سلسلہ قائم ہے۔ عورتوں کی

بے محابا آزادی' حرام آمدنی کے بے تکلف حصول' جنسی انارکی' قومی اور شخصی مفاد کی خاطر دوسروں کی حق تلفی اور ظالم و طاقتور کی طرف سے کمزوروں کا استحصال ایسے بڑے پیمانے پر عمل میں آ رہا ہے کہ اس کی تفصیلات حیران کر دینے والی ہیں' امت مسلمہ کے افراد میں اپنی ساری کمزوریوں کے باوجود اپنی شریعت کی بنا پر یہ خرابیاں دوسروں کے مقابلہ میں کم ہیں اور ان کی صاف و سچی شریعت ترازو کی طرف اچھے اور برے اعمال کو پرکھنے میں رہنمائی کرتی ہے' یہ شریعت اپنی صداقت و جرأت کی بنا پر دنیا کی دیگر اقوام اور طبقات کی طرف سے مخالفت و دشمنی کا نشانہ بنتی ہے' اسی مخالفت و دشمنی کو مسلمانوں کو جھیلنا اور اس کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے' اس طرح دنیا کی جاہلیت نواز اقوام سب ایک طرف اور امت مسلمہ ایک طرف ہوگئی ہے اور سب کا نشانہ بن رہی ہے' اس پر اور اس کی شریعت پر مختلف انداز سے حملے ہو رہے ہیں اور اس حقیقت و عزت کو بدارادوں کے تحت برے ناموں اور برے القاب سے مخاطب کر کے لوگوں کی نظروں سے گرانے کی کوشش کی جاری ہے۔ امت میں جو عبادت و اطاعت الٰہی توجہ سے کرے تو وہ ''بنیاد پرست'' اور ''قدامت پرست'' کہلاتا ہے اور ظلم و جور کے خلاف آواز اٹھائے تو ''تشدد پسند'' اور ''جارحیت نواز'' اور کوئی ظلم و بربریت کا جواب دینا چاہے تو ''دہشت گرد'' پھر یہی نہیں بلکہ اس کام کو بین الاقوامی پیمانے پر انجام دیا جا رہا ہے اور اس کے لئے آلات حرب و ضرب استعمال کر کے مخالفت کے جذبے کو دبا دینے کے منصوبے بنائے جاتے ہیں' اس وقت دنیا کا شاید ہی کوئی مسلمان ملک ایسا ہو جو ان باتوں کا نشانہ نہ بن رہا ہو' اس کے برعکس اسرائیل' جس نے پر امن باشندوں کے کتنے گھر گرا دیئے' کتنے بے گناہوں کو ابدی نیند سلا دیا اور آلات حرب و ضرب کی تیاری میں کوئی حد باقی نہیں رکھی وہ اس سب کے باوجود نہ ''تشدد پسند'' ہے نہ ''جارح'' نہ ''ظالم'' ہے' نہ ''دہشت گرد''!

جنوں کا نام خرد پڑ گیا خرد کا جنوں
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

لیکن اس سب کے باوجود مسلمانوں کو یہ سمجھنا چاہئے کہ وہ ظلم کے خلاف آواز اٹھانے اور بگاڑ و فساد پیدا کرنے والوں کی اصلاح کرنے کے اپنے فرض منصبی کو ادا کرنے کے نتیجہ میں اس کو ناپسند کرنے والوں کی مخالفت کے حالات اور کچھ نقصانات سے گزر سکتے ہیں' یہ ان کی چودہ سو سالہ تاریخ میں بار بار ہوا ہے اور عہد نبویؐ میں بھی اس کی مثالیں ملتی ہیں لیکن ظلم و تعدی کی تمام حرکتوں کے باوجود اس امت کو ختم نہیں کیا جا سکا ہے اور نہ کیا جا سکتا ہے' یہ امت سب ظلم جھیلنے کے بعد بھی مزید توانا اور مضبوط ہو کر اٹھ کھڑی ہوتی رہی ہے اور ظلم و جبر اور ہلاکت خیزی کرنے والوں کو اس زمین و آسمان کے خالق و مالک اللہ تعالیٰ کی طرف سے بارہا سزا بھی ملی ہے۔

اس لئے حالات جتنے بھی خراب ہوں' مسلمانوں کو مایوس نہ ہونا چاہئے اور حق کے بالآخر سربلند ہونے اور باطل کے سرنگوں ہونے کی توقع رکھنی چاہئے' لیکن اپنے اخلاق و کردار کو بھی ایسا درست رکھنا چاہئے جو امت اسلامیہ کے شایان شان ہو' اپنی انفرادی اور قومی دونوں طرح کی زندگی کو حق و صداقت کے معیار کے مطابق بنانا اور دلوں میں ایمان و یقین کی شمع فروزاں رکھنا چاہئے اور تکلیفوں پر' جو کہ عارضی ہیں اور صرف اس دنیا تک محدود ہیں' آخرت کے اجر و ثواب کی امید رکھتے ہوئے صبر و ثبات کا ثبوت دینا چاہئے۔ باطل کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ حق کے مقابلہ میں زیادہ ٹھہر نہیں سکتا اور حق کا مقابلہ نہیں کر سکتا' اس لئے فرمایا گیا:

''جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا''
ترجمہ: ''حق آیا اور باطل چھٹ گیا' بے شک باطل چھٹ جانے والا ہے۔''

اور

''وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين.''
ترجمہ: ''اور تم ہی سربلند ہو' اگر تم اصحاب ایمان ہو۔''

ان کو یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ اگر خود وہ ان گناہوں اور برائیوں میں مبتلا ہوتے ہیں' جن سے ان کے پروردگار نے منع کیا ہے اور اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نشاندہی کی ہے' تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی بھی پکڑ ہو سکتی ہے اور ایسا ہوتا بھی رہا ہے کہ مسلمانوں کو اپنے رب کے احکام کی خلاف ورزی پر سزا یا تنبیہ کے طور پر اپنے رب کی طرف سے مصیبت میں مبتلا کر دیا جاتا ہے' جو دراصل خود ان کی بدعملی کا نتیجہ ہوتی ہے لیکن یہ مصیبت توبہ و استغفار کے ذریعہ اور زندگی کو درست کر کے دور کرائی جا سکتی ہے۔

☆☆..........☆☆

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ختم نبوۃ

قادیانی نظریات

حضرت مجدّد الف ثانیؒ کی نظر میں

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

اپنے نظریات کی ترویج کے لئے قادیانی حضرات، امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کا نام پیش کیا کرتے ہیں۔ آج کی صحبت میں ہم امام ربانی کے چند جواہر پارے، قادیانی صاحبان کی نذر کرتے ہیں، دعا ہے کہ یہ ان کے لئے سرمۂ چشم بصیرت ثابت ہوں اور وہ ان کی روشنی میں اپنے عقائد و نظریات کی اصلاح کرلیں۔ و اللہ الموفق لکل خیر و سعادۃ۔

علاماتِ قیامت:

چونکہ قادیانی عقائد "علاماتِ قیامت" سے گہرا تعلق رکھتے ہیں، اس لئے تمہید کے طور پر پہلے علاماتِ قیامت کے بارے میں اسلامی عقیدہ حضرت امام ربانی رحمہ اللہ سے سنئے، فرماتے ہیں:

"علامات قیامت کہ مخبر صادق علیہ و علیٰ آلہ الصلوات و التسلیمات ازاں خبر دادہ است حق است احتمال تخلف ندارد، مثل طلوع آفتاب از جانب مغرب برخلاف عادت و ظہور حضرت مہدی علیہ الرضوان و نزول حضرت روح اللہ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام و خروج دجال و ظہور یاجوج و ماجوج و خروج دابۃ الارض و دخانے کہ از آسمان پیدا شود تمام مردم را فرو گیرد و عذاب درد ناک کند مردم از اضطراب گویند اے پروردگار ایں عذاب را از ما دور کن کہ ما ایمان مے آریم، و آخر علامت آتش ست کہ از عدن برخیزد۔"

ترجمہ:...... "علاماتِ قیامت، جن کی مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے، حق ہیں، تخلف کا احتمال نہیں رکھتیں، مثلاً: آفتاب کا خلاف عادت مغرب کی جانب سے طلوع ہونا، حضرت مہدی علیہ الرضوان کا ظاہر ہونا، حضرت عیسیٰ روح اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا آسمان سے نازل ہونا، دجال کا نکلنا، یاجوج و ماجوج کا ظاہر ہونا، دابۃ الارض کا نکلنا اور وہ دھواں جو آسمان سے پیدا ہوگا تمام لوگوں کو گھیر لے گا، اور سخت مصیبت برپا کردے گا، لوگ بے چین ہوکر دعا کریں گے کہ: اے اللہ! یہ عذاب ہم سے ہٹالے ہم ایمان لاتے ہیں، اور آخری علامت وہ آگ ہے جو عدن سے نکلے گی۔"

علاماتِ مہدیؓ:

امام مہدی کون ہیں؟ ان کی علامات وصفات کیا ہیں؟ ان کے زمانہ کے سیاسی و معاشی حالات کیا ہوں گے؟ وہ کیا کارنامے انجام دیں گے؟ کتنی مدت تک رہیں گے؟ ان کا مولد و مدفن کہاں ہوگا؟ یہ تمام امور احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمادیئے ہیں، حضرت مجددؒ، فرقہ مہدویہ (جو سید محمد جونپوری کو امام مہدی مانتا تھا) کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"جماعہ از نادانی گمان کنند شخصے را کہ دعویٔ مہدویت نمودہ بود از اہل ہند مہدی موعود بودہ است، پس بزعم ایشان مہدی گزشتہ و فوت شدہ، نشان مید ہند کہ قبرش در فرہ است، در احادیث صحاح کہ بحد شہرت بلکہ بحد تواتر معنی رسیدہ است تکذیب ایں طائفہ است، چہ آنسرور علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام مہدی را علامات فرمودہ است در احادیث کہ در حق آں شخص کہ معتقد ایشانست آں

علامات مفقود اند۔"

ترجمہ:...... "ایک گروہ نادانی سے ایک ایسے شخص کے بارے میں جس نے ہندوستان میں مہدویت کا دعویٰ کیا تھا' یہ گمان کرتا ہے کہ وہ مہدی موعود تھا' پس ان لوگوں کے خیال میں مہدی گزر چکا اور فوت ہو چکا ہے، اور بتاتے ہیں کہ اس کی قبر "فرہ" (آپ اس جگہ "قادیان" سمجھ لیجئے) میں ہے۔ صحیح احادیث سے جو شہرت بلکہ تواتر معنوی کی حد کو پہنچی ہوئی ہیں' اس گروہ کی تکذیب ہوتی ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احادیث میں مہدی کی مخصوص علامات بیان فرمائی ہیں' اور یہ لوگ جس شخص کو مہدی سمجھتے ہیں' اس میں یہ علامات مفقود ہیں۔"

اس سلسلہ میں امام مہدیؓ کی علامات کے بارے میں چند احادیث ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"بنظر انصاف باید دید کہ ایں علامات درآں شخص میت بودہ است یا نہ و علامات دیگر بسیار است کہ مخبر صادق فرمودہ است علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام۔ شیخ ابن حجرؒ رسالہ نوشتہ است در علامات مہدی منتظر کہ بہ دویست علامت میکشد۔ نہایت جہل است کہ باوجود وضوح امر مہدی موعود جمعے در ضلالت مانند۔ ھداھم اللہ سبحانہ سواء الصراط۔"

(دفتر دوم مکتوب:٦٧)

ترجمہ:...... "بنظر انصاف دیکھنا چاہئے کہ یہ علامات اس مرے ہوئے شخص میں موجود تھیں یا نہیں؟ ان کے علاوہ اور بہت سی علامات مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں۔ شیخ ابن حجرؒ نے مہدی منتظر کی علامات میں ایک رسالہ تحریر کیا ہے' جس میں تقریباً دو سو علامات جمع کردی ہیں۔ انتہائی جہالت ہے کہ مہدی موعود کا معاملہ اس قدر واضح ہونے کے باوجود ایک جماعت وادیٔ ضلالت میں بھٹک رہی ہے، اللہ تعالیٰ انہیں صراط مستقیم کی ہدایت نصیب فرمائے۔"

حضرت مجدد رحمہ اللہ کی اپیل پر توجہ کرتے ہوئے مرزائی صاحبان بنظر انصاف تین باتوں پر غور فرمائیں:

اوّل:...... امام مہدیؓ کی تقریباً دو صد علامات میں سے کیا ایک علامت بھی "قادیانی مہدی" میں پائی گئی؟

دوم:...... امام مہدیؓ سے متعلق احادیث کو حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ "متواتر" فرماتے ہیں' اور مرزا صاحب سب کو ضعیف' موضوع اور غلط بتاتے ہیں۔ مرزا صاحب کے انکار کا سبب کہیں یہ تو نہیں تھا کہ چونکہ ان پر کوئی حدیث بھی صادق نہیں آتی تھی' اس لئے انہوں نے متواتر احادیث کا انکار کردینے میں ہی خیریت سمجھی؟

سوم:...... جب مرزا صاحب کے نظریہ کے مطابق اسلام میں مہدی کا افسانہ ہی معاذ اللہ! غلط ہے' اور اس سلسلہ کی تمام احادیث متواترہ خدانخواستہ من گھڑت ہیں' تو خود مرزا صاحب کے "امام مہدی" ہونے کا افسانہ بھی پادر ہوا تو ثابت نہیں ہوتا؟

مقصد عرض کرنے کا یہ ہے کہ اگر امام مہدی سے متعلقہ احادیث صحیح ہیں تو بسم اللہ! آیئے اور ایک ایک علامت مرزا صاحب کے سراپا سے ملا کر فیصلہ کرلیجئے کہ وہ واقعتا "امام مہدی" تھے یا نہیں؟ اور اگر مہدی کا افسانہ ہی غلط ہے تو مرزا صاحب آخر کس منطق سے "مہدی" بن گئے؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر:

امت اسلامیہ بالاجماع حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے رفع جسمانی کی قائل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے گرامی "محمد" اور "احمد" کے نکات بیان کرتے ہوئے حضرت امام ربانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"واحمد اسم دوم آنسرورست علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ در اہل سماوات بآں اسم معروف است، چنانچہ گفتہ اند ازینجا تواند بود کہ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہ از اہل سماوات گشتہ است بشارت قدوم آنسرور باسم احمد دادہ است۔"

(دفتر سوم مکتوب:٩٣)

ترجمہ:...... "اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دوسرا اسم

گرامی ''احمد'' ہے' آسمان والوں میں آپؐ اسی نام سے معروف ہیں' جیسا کہ علماء نے کہا ہے۔ اسی بنا پر یہ ہوسکا کہ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ (رفع جسمانی کے بعد) آسمان کے رہنے والوں میں شمار ہونے لگے' اس لئے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کی بشارت اسم ''احمد'' کے ساتھ دی۔'' (قادیانی عقیدہ یہ ہے کہ ''اسمہ احمد'' کی بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں نہیں بلکہ مرزا غلام احمد کے آنے کی بشارت ہے' انا للہ وانا الیہ راجعون!)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا:

امت اسلامیہ کا عقیدہ ہے کہ سلسلۂ نبوت حضرت آدم علیہ السلام سے شروع اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوا' آپ آخری نبی ہیں' آپؐ کے بعد کوئی شخص منصب نبوت پر فائز نہیں ہوگا' البتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت میں آسمان سے نازل ہوں گے' امام ربانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اول انبیاء حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات والتحیات وآخر ایشاں و خاتم نبوت ایشاں حضرت محمد رسول اللہ است علیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات ...... وحضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہ از آسمان نزول خواہد فرمود متابعت شریعت خاتم الرسل خواہد نمود علیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات۔''

(دفتر سوم مکتوب:۱۷)

ترجمہ:...... ''انبیاء کرام علیہم السلام میں سب سے اول حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور سب سے آخری اور سب کے خاتم حضرت محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم) ہیں...... اور حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام جب آسمان سے نزول اجلال فرمائیں گے تو حضرت خاتم الرسل (علیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات) شریعت کی کی پیروی کریں گے۔''

ہتک یا عزت؟

امت اسلامیہ کا عقیدہ ہے کہ خاتم الانبیاء بنی اسرائیل حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق وتائید کے لئے نازل ہوکر آپؐ کی امت میں شمار ہونا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم ترین منقبت ہے' حضرت امام ربانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''وحضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہ بعد از نزول متابعت ایں شریعت خواہد نمود اتباع سنت آں سرور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام نیز خواہد کرد کہ نسخ ایں شریعت مجوز نیست۔''

(دفتر دوم مکتوب:۵۵)

ترجمہ:...... ''اور حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہ نازل ہونے کے بعد اس شریعت کی پیروی کریں گے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت کی اتباع بھی کریں گے کیونکہ اس شریعت کا منسوخ ہونا جائز نہیں ہے۔''

مرزا صاحب نے اپنی امت کو یہ تصور دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متبع شریعت محمدیہ ہونے سے اس امت کی ذلت ورسوائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک اور کسر شان لازم آتی ہے اور اسلام کا تختہ الٹ جاتا ہے۔ (ازالہ ص:۵۸۶)

لیکن امام ربانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''وخاتم انبیاء محمد رسول اللہ است (صلی اللہ تعالیٰ وسلم علیہ وعلیٰ آلہ وعلیہم اجمعین) و دین او ناسخ ادیان سابق است و کتاب او بہترین کتب ما تقدم است' وشریعت او را ناسخے نخواہد بود بلکہ تا قیام قیامت خواہد ماند' وعیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہ نزول خواہد فرمود عمل بشریعت او خواہد کرد و بعنوان امت او خواہد بود۔''

(دفتر دوم مکتوب:۶۷)

ترجمہ:...... ''اور تمام انبیاء کے خاتم محمد رسول اللہ ہیں (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وعلیہم اجمعین) آپ کا دین

ادیانِ سابق کے لئے ناسخ ہے' اور آپ کی کتاب (قرآن مجید) سابقہ کتابوں سے برتر ہے' اور آپ کی شریعت کے لئے کوئی ناسخ نہیں ہوگا' بلکہ قیامت تک باقی رہے گی' اور عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام جو نازل ہوں گے آپ کی شریعت پر ہی عمل کریں گے اور آپ کی امت میں شامل ہوں گے۔"

قادیانی صاحبان انصاف فرمائیں کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ماننا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت ہے یا ہتک؟ اور مرزا صاحب کا ظلیت کی سیڑھی سے خود "محمد' احمد اور خاتم النبیین" بن جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وفاداری ہے یا غداری؟

تنقیص سلف:

چونکہ چودہ صدی کی تمام امت اسلامیہ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے رفع و نزولِ جسمانی کی قائل ہے' صحابہؓ، تابعینؒ، ائمہ مجتہدینؒ، محدثینؒ، مفسرینؒ، فقہاءؒ، صوفیاءؒ، متکلمینؒ سب کا یہی عقیدہ رہا اور حدیث' تفسیر اور عقائد کی کتابوں میں یہی عقیدہ درج ہے' اس لئے قادیانی صاحبان ان اکابر سے بے حد ناراض ہیں اور انہیں نہایت نامناسب الفاظ سے یاد کرتے ہیں' کہیں ان حضرات کو "بے تکی ہانکنے والے" بتاتے ہیں' کہیں انہیں "معمولی انسان" اور کہیں "احمق اور نادان" قرار دیتے ہیں' کبھی اس عقیدہ کو "شرک" کہتے ہیں کبھی یہودیانہ الحاد و تحریف کا خطاب دیتے ہیں' ان تمام القاب کا مقصد یہ ہے کہ مرزا صاحب سے پہلے تیرہ صدیوں کی امت معاذ اللہ! گمراہ' ملحد اور مشرک تھی اور یہ سب العیاذ باللہ! بے تکی ہانکنے والے تھے۔

حضرت امام ربانی رحمہ اللہ نے اس کا فیصلہ بھی خوب فرمایا ہے' لکھتے ہیں:

"جماعہ کہ ایں اکابر را اصحاب رائے میدانند اگر ایں اعتقاد دارند کہ ایشاں بہ رائے خود حکم میکردند و متابعت کتاب و سنت نمی نمودند پس سواد اعظم از اہل اسلام بزعم فاسد ایشاں ضال و مبتدع باشد بلکہ از جرگۂ اہل اسلام بیروں بودند۔ ایں اعتقاد نہ کند مگر جاہلے کہ از جہل خود بے خبر است یا زندیقے کہ مقصودش ابطال شطر دین است۔"

(دفتر دوم مکتوب:۵۵)

ترجمہ:...... "جو گروہ ان اکابر کو اصحاب رائے جانتا ہے' اگر ان کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ حضرات محض اپنی رائے سے حکم کرتے تھے اور کتاب و سنت کی پیروی نہیں کرتے تھے تو ان کے زعم فاسد میں اہل اسلام کا سواد اعظم گمراہ اور بدعت پرست رہا' بلکہ دائرۂ اسلام سے ہی خارج رہا' یہ اعتقاد نہیں کرے گا مگر وہ جاہل جو اپنے جہل سے بے خبر ہے' یا وہ زندیق جس کا مقصود ہی شطر دین کو باطل قرار دینا ہے۔"

ظلی اتحاد:

قادیانی صاحبان کو معلوم ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے "ظلی نبوت" کا دعویٰ کیا تھا' جس کی تشریح خود ان کے اپنے الفاظ میں یہ ہے:

"تمام کمالات محمدی مع نبوتِ محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں' تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا؟"

"میرا نفس درمیان نہیں بلکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے' اسی لحاظ سے میرا نام "محمد" اور "احمد" ہوا' پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی' محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی۔"

"اگر کوئی شخص اسی خاتم النبیین میں ایسا گم ہو کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیرت کے اسی کا نام پالیا ہو اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہوگیا ہو تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائے گا کیونکہ وہ محمد ہے' گو ظلی طور پر' پس باوجود اس شخص کے دعویٰ نبوت کے جس کا نام ظلی طور پر محمد اور احمد رکھا گیا ہے پھر بھی سیدنا خاتم النبیین ہی رہا کیونکہ یہ "محمد ثانی" اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر اور اسی کا نام ہے۔"

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۵
روحانی خزائن ج۱۸ ص۲۰۹)

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ختم نبوت

اور خطبہ الہامیہ میں مرزا صاحب فرماتے ہیں: "صار وجودی وجودہ" یعنی میرا وجود بعینہ آپ کا وجود بن گیا ہے اور "من فرق بینی و بین المصطفی فما عرفنی و ما رای" یعنی جس نے میرے درمیان اور مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے درمیان فرق کیا اس نے مجھے دیکھا اور پہچانا ہی نہیں۔

الغرض مرزا صاحب کی ظلی نبوت کے معنی ان کے نزدیک یہ ہیں کہ کمال اتباع کی وجہ سے ان کی ذات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے متحد ہوگئی ہے اور اس کمال اتحاد کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور کمالات نبوت (بلکہ نام کام اور مقام تک) ظلی طور پر ان کی طرف منتقل ہوگئے لہٰذا وہ نہ صرف نبی ہیں بلکہ ظلی طور پر بعینہٖ محمد رسول اللہ ہیں۔

لیکن امام ربانی رحمہ اللہ اس قسم کے "ظلی اتحاد" کو تسلیم نہیں کرتے بلکہ اسے حماقت اور جنون قرار دیتے ہیں اور جو شخص اس ظلی اتحاد کا عقیدہ رکھتا ہو اسے کافر و زندیق اور زمرۂ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں سنئے:

"وصول خادماں بامکنۂ خاصۂ مخدومان تا حقوق خدمت گاری بجا آرند محسوس و صبح و شریف است ابلہے بود کہ ازیں وصول توہم مساوات و شرکت نماید، ہر فراشے وگس رانے و شمشیر بردارے قرین سلاطین عظام ست و در اخص امکنہ ایشاں حاضر خیلے خبلا ے طلبد کہ از یجا توہم شرکت و مساوات نماید۔"

(دفتر دوم مکتوب:۹۹)

ترجمہ:...... "خادموں کا مخدوموں کے خاص مقامات میں اس مقصد کے لئے پہنچنا کہ خدمتگاری کے حقوق بجالائیں ہر خاص و عام کو معلوم ہے۔ احمق ہے وہ شخص جو اس وصول سے مساوات و شرکت کا وہم دل میں لائے۔ دیکھئے! ہر فراش مگس راں اور شمشیر بردار سلاطین عظام کے ساتھ ہوتا ہے اور ان کے خاص ترین مقامات تک ان کی رسائی ہوتی ہے نہایت خبط و جنون میں مبتلا ہے وہ شخص جو اس رسائی سے شرکت و مساوات کا وہم رکھتا ہے۔"

اسی سلسلہ میں آگے چل کر فرماتے ہیں:

"اگر اعتقاد دارند کہ صاحب ایں حال معتقد شرکت و مساوات ست بارباب آں مقامات عالی پس اورا کافر و زندیق تصور میکنند واز زمرۂ اہل اسلام ے برآرند۔ چہ شرکت در نبوت و مساوات بانبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات کفر است۔"

(دفتر دوم مکتوب:۹۹)

ترجمہ:...... "اگر یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ یہ صاحب حال ارباب مقامات عالی کے ساتھ شرکت و مساوات کا عقیدہ رکھتا ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اسے کافر و زندیق تصور کرتے ہیں اور اسے زمرۂ اہل اسلام سے خارج سمجھتے ہیں کیونکہ نبوت میں شرکت اور انبیاء علیہم السلام سے مساوات کا عقیدہ کفر ہے۔"

(واضح رہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نہ صرف وصف نبوت میں شرکت کا دعویٰ رکھتے ہیں بلکہ اپنے آپ کو اولوالعزم انبیاءؑ سے "تمام شان میں" بڑھ کر سمجھتے ہیں) اسی سلسلہ میں صحابہ کرامؓ کے فضائل و مناقب اور ان کی افضلیت کا ذکر کرنے کے بعد حضرت امام ربانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ابلہے بود کہ خود را عدیل اصحاب خیر البشر علیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات سازد۔ و جاہلے باشد از اخبار و آثار کہ خود را از سابقان تصور نماید۔" (دفتر دوم مکتوب:۹۹)

ترجمہ:...... "احمق ہوگا جو اپنے تئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے برابر سمجھتا ہو اور احادیث و آثار سے جاہل ہوگا وہ شخص جو اپنے کو سابقین (صحابہؓ و تابعینؒ) میں سے تصور کرتا ہو۔"

واضح رہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی جماعت کو صحابہ کی جماعت کے برابر قرار دیتے ہیں۔ حضرت مجدد رحمہ اللہ کا مندرجہ ذیل فقرہ اگرچہ کسی دوسرے موقع سے متعلق ہے لیکن یہاں

بقیہ صفحہ ۲۷ پر

مسلمان کی صبح

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا:

"اے مجاہدؒ! جب صبح کرے تو تیرے جی میں شام کا خیال نہ آئے اور شام کا خیال مت لا' موت سے پہلے پہلے اپنی زندگی سے فائدہ اٹھالے اور بیماری سے پہلے پہلے اپنی صحت سے فائدہ حاصل کر' کیا معلوم کل تجھے کس نام سے پکارا جائے؟"

چار چیزوں کی نیت:

کسی دانا کا قول ہے کہ آدمی صبح کرتا ہے تو اسے چار چیزوں کی نیت کرنی چاہئے: اول اللہ تعالیٰ کے فرائض ادا کرنے کی' دوم جن باتوں سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے ان سے رکنے کی' سوم معاملات والوں کے ساتھ انصاف کرنے کی اور چہارم یہ کہ جن کے ساتھ جھگڑا ہے' ان کے ساتھ مصالحت کرنے کی۔ جب ان چاروں نیتوں پر صبح کرے گا تو امید ہے کہ صالحین میں شمار ہونے لگے اور کامیاب ہوجائے۔

سونے اور اٹھنے کی کیفیت:

کسی دانا سے پوچھا گیا کہ آدمی کو اپنے بستر سے کس نیت سے اٹھنا چاہئے؟ فرمایا: اس سوال سے پہلے تو یہ دیکھنا چاہئے کہ سوتا کس نیت سے چاہئے؟ اٹھنے کا سوال تو پھر ہوگا' جو سونے کی حالت اور کیفیت سے واقف نہیں' وہ جاگنے کا طریقہ کیا جانے گا؟ پھر فرمایا کہ بندے کو اس وقت تک سونا مناسب نہیں جب تک چار چیزیں درست نہ کرے: اول تو یہ کہ روئے زمین پر اگر کسی شخص کا اس پر کچھ مطالبہ ہے تو اس معاملہ کو ختم کئے بغیر سونا مناسب نہیں' کیا پتہ ملک الموت آجائے اور اس حالت میں اللہ تعالیٰ کے حضور پیشی ہو کہ کوئی عذر یا دلیل پاس نہ ہو' دوم یہ کہ سونے سے پہلے دیکھ لے کہ اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے کوئی فرض تیرے ذمہ باقی تو نہیں؟ سوم یہ کہ سونے سے پہلے اپنے گناہوں سے توبہ کرلے' ممکن ہے اسی رات ملک الموت آجائے اور توبہ کئے بغیر ہی موت کی آغوش میں چلا جائے' چہارم یہ کہ سونے سے پہلے اپنی وصیت صحیح اور جائز طریق سے لکھی ہوئی ہو' مبادا وصیت کئے بغیر ہی مرجائے۔

حضرت ابواللیث سمرقندیؒ

صبح کرنے کی حالتیں:

کہتے ہیں کہ لوگ تین حالتوں میں صبح کرتے ہیں:

۱..... کچھ لوگ طلب مال میں۔
۲..... کچھ لوگ گناہ کی طلب میں۔
۳..... کچھ لوگ صحیح طریق کی طلب میں۔

طلب مال میں صبح کرنے والے اس مقدار سے زیادہ نہیں کھا سکتے جو مقدار اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقدر فرمادی ہے' گو مال کتنا ہی جمع کرلیں' گناہ کی طلب میں صبح کرنے والا ذلت اور رسوائی کا منہ دیکھتا ہے۔ صحیح طریق کے متلاشی کو اللہ تعالیٰ رزق بھی عطا فرماتے ہیں اور ہدایت بھی۔

بعض حکماء کا قول ہے کہ ہر صبح کرنے والے کو دو باتیں لازم ہیں: امن اور خوف' امن تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے رزق کی جو کفالت قبول فرمائی ہے' اس پر اطمینان ہو اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے معاملے میں خوف اور ڈر رکھے تاکہ ان کو اچھی طرح سے ادا کرسکے۔ بندہ جب یہ دو کام کرلیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دو چیزوں سے نوازتے ہیں: اپنے دیئے ہوئے پر اسے قناعت عطا فرماتے ہیں اور اطاعت خداوندی میں لذت محسوس ہوتی ہے۔

اکابر کی صبح:

ربیع بن خثیمؒ سے کسی نے پوچھا کہ صبح کس حال میں کی؟ تو جواب دیتے ہیں کہ ہماری صبح تو یہ ہے کہ اپنا ضعف اور گناہ پیش نظر ہیں' اللہ تعالیٰ کا رزق کھاتے ہیں اور موت کے انتظار میں ہیں۔

حضرت مالک بن دینارؒ سے کسی نے پوچھا کہ صبح کس حال میں کی؟ فرمایا: وہ شخص کیسی صبح گزارے گا جو ایک گھر سے دوسرے گھر جانے کی فکر میں ہو؟ اور کچھ پتا نہ ہو کہ ٹھکانہ جنت میں ہے یا دوزخ میں؟

کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ: اے روح اللہ! آپ کی صبح کیسی ہے؟ ارشاد فرمایا:

"صبح کا یہ حال ہے کہ جس چیز کی امید رکھے ہوئے ہوں' اس کا مالک نہیں

جس کا خطرہ ہے اسے رفع کرنے کی طاقت نہیں اپنے اعمال کے حال میں جکڑا ہوا ہوں خیر اور بھلائی سب کی سب میرے غیر (یعنی اللہ تعالیٰ) کے قبضہ میں ہے اور مجھ سے زیادہ کوئی محتاج نہ ہوگا۔“

عامر بن قیسؒ سے کسی نے پوچھا کہ تیری صبح کا کیا حال ہے؟ فرمایا کہ میں نے اس حال میں صبح کی ہے کہ اپنے اوپر گناہوں کا بوجھ لادے ہوئے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں دبا ہوا ہوں کچھ پتا نہیں کہ میری عبادتیں میرے گناہوں کا کفارہ بنتی ہیں؟ یا انعامات الٰہیہ کے شکرانے میں شمار ہو جاتی ہیں؟

کہتے ہیں کہ محمد بن سیرینؒ نے کسی سے حال پوچھا: اس نے کہا: اس شخص کا کیا حال ہوگا؟ جس کے ذمہ پانچ سو درہم کا قرضہ ہے اور وہ عیال دار بھی ہے یہ سن کر محمد بن سیرین گھر تشریف لے گئے ہزار درہم لاکر اسے دے کر فرمایا کہ پانچ سو کا قرض ادا کرا اور باقی پانچ سو اپنے اہل و عیال پر خرچ کر اس کے بعد کسی سے حال نہیں پوچھا کرتے تھے کہ مبادا وہ اپنا ایسا حال بتائے کہ جس کی اصلاح ان کے ذمہ واجب ہو جائے۔

چار چیزوں کا شکر:

حضرت ابراہیم بن ادہمؒ فرماتے ہیں کہ ہر صبح کرنے والے پر چار چیزوں کا شکر ادا کرنا واجب ہے پہلا تو بطور ادائے شکر یہ کہے:

”سب تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے میرے دل کو نور ہدایت سے منور فرمایا اور مجھے اہل ایمان میں رکھا اور گمراہ نہیں کیا۔“

دوسرا شکر یوں ادا کرے:

”تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنایا۔“

تیسرا شکر یوں ادا کرے:

”اس ذات کے لئے سب تعریفیں ہیں جس نے میرا رزق کسی اور کے قبضہ میں نہیں دیا۔“

چوتھا شکر یوں ادا کرے:

”سب تعریفیں اس اللہ کی ہیں! جس نے میرے عیبوں کی پردہ پوشی فرمائی۔“

چار چیزوں کو جاننا ضروری ہے:

حضرت شقیق بن ابراہیمؒ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص اگر دو برس تک زندہ رہے اور ان چار چیزوں کو نہ جان سکے تو کوئی چیز بھی اس سے زیادہ دوزخ کی سزاوار نہیں: ایک اللہ تعالیٰ کی معرفت دوسرے اللہ تعالیٰ کے عمل کی معرفت تیسرے اپنے نفس کی معرفت چوتھے اپنے اور اللہ کے دشمن کی معرفت۔

اللہ کی معرفت تو یہ کہ ظاہر و پوشیدہ میں اسی کا فیضان سمجھے کہ کوئی اس کے سوا نہ عطا کرنے والا ہے اور نہ روکنے والا اللہ کے عمل کی معرفت یہ ہے کہ یہ یقین حاصل ہو کہ اللہ تعالیٰ وہی عمل قبول فرماتے ہیں جو خالص اس کی رضا کے لئے ہو اپنے نفس کی معرفت یہ ہے کہ اپنا ضعف پہچانے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے جو فیصلہ فرمادیا ہے یہ اسے ذرا بھی رد نہیں کرسکتا۔ الغرض قسمت خداوندی پر راضی رہے اللہ کے اور اپنے دشمن کی معرفت یہ ہے کہ اسے شر اور برائی کی اصل جڑ سمجھے اور اس کا علاج معرفت خداوندی کے ذریعے کرے حتیٰ کہ اس کی قوت کمزور پڑ جائے۔

دس لازم چیزیں:

کہتے ہیں کہ ہر روز ابن آدم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس چیزیں لازم ہوتی ہے: اول یہ کہ اٹھتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اٹھتے وقت اپنے رب کی تسبیح اور حمد کیجئے۔“

نیز ارشاد فرمایا:

”اے ایمان والو! تم اللہ کو خوب کثرت سے یاد کرو اور صبح اور شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔“

دوسری چیز پردہ کے بدن کو چھپانا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”اے اولاد آدم! تم مسجد کی ہر حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو۔“

اور زینت کا ادنیٰ درجہ ستر عورت ہے۔ تیسری چیز اپنے وقت پر اچھی طرح سے وضو کرنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”اے ایمان والو! جب تم اٹھو نماز کو تو دھولو اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک اور مل لو اپنے سر کو اور پاؤں ٹخنوں تک۔“

چوتھی بات اپنے وقت پر نماز اچھی طرح سے ادا کرنا۔ قرآن مجید میں ہے کہ یقیناً نماز مسلمان پر فرض ہے اور وقت کے ساتھ محدود ہے یعنی خاص اوقات میں مقرر کردہ فریضہ ہے۔

پانچویں یہ کہ رزق کے وعدہ میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”اور کوئی جاندار روئے زمین پر چلنے والا ایسا نہیں کہ اس کی روزی اللہ تعالیٰ کے ذمہ نہ ہو۔“

چھٹی چیز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر قناعت کرے اور اس پر راضی رہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”دنیوی زندگی میں ان کی روزی

قادیانی نظریات

ہم نے تقسیم کر رکھی ہے۔"

ساتویں یہ کہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اور اس زندہ پر توکل رکھے جو کبھی نہیں مرے گا۔"

"اور اللہ تعالیٰ پر نظر رکھو اگر تم ایمان رکھتے ہو۔"

آٹھویں اللہ تعالیٰ کے فیصلہ اور حکم پر صبر کرنا۔ قرآن مجید میں ہے:

"اور اپنے رب کی تجویز پر صبر کریں۔"

"اے ایمانو والو! خود صبر کرو اور مقابلہ میں صبر کرو۔"

نویں یہ کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر کرو۔ حکم خداوندی ہے:

"اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔"

اور اولین نعمت صحت جسمانی ہے اور سب سے بڑی نعمت دین اسلام کی نعمت ہے' گو نعمتیں بے حد و شمار ہیں جیسا کہ ارشاد ہے:

"اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننے لگو تو نہ گن سکو۔"

دسویں چیز اکل حلال ہے' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"ہم نے جو نفیس چیزیں تم کو دی ہیں ان کو کھاؤ۔"

ان سے مراد رزق حلال ہے۔

☆☆ ☆☆

کس قدر برمحل ہے:

"کناس خسیس کہ بجنس و خبث ذاتی متہم است چہ مجال کہ خود را عین سلطان عظیم الشان کہ منشا خیرات و کمال ست تصور نماید و صفات وافعال ذمیمہ خود را عین صفات وافعال جمیلہ او توہم کند۔"

(دفتر دوم مکتوب:۱)

ترجمہ:......"ایک خسیس بھنگی جس کی ذات ناقص وخبث کے عیب سے داغدار ہے' اس کی کیا مجال کہ اپنے آپ کو عظیم الشان سلطان کا' جو منبع خیرات وکمالات ہے' عین تصور کرے؟ اور اپنے صفات وافعال ذمیمہ کو اس کے صفات وافعال جمیلہ کا عین خیال کرے؟"

بروز وتناسخ:

مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریک ان کے "نظریہ بروز" پر قائم ہے۔ "بروز محمد' بروز عیسیٰ اور بروز کرشن" وغیرہ کی جو تشریحات انہوں نے سپرد قلم کی ہیں' وہ صاف صاف "تناسخ' حلول اور اواگون" سے جاملتی ہیں۔ یہ لفظ انہوں نے غالباً صوفیا سے مستعار لیا اور اس پر اپنی تعبیرات کا خول چڑھایا۔ "بروز" کے بارے میں بھی حضرت امام ربانی رحمہ اللہ نے متعدد جگہ اظہار خیال فرمایا ہے' یہاں صرف ایک اقتباس کا نقل کرنا اہل بصیرت کے لئے کافی ہوگا۔ صوفیا کے اصطلاحی "بروز" کی تشریح کرنے کے بعد امام ربانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"و مشائخ مستقیم الاحوال بعبارت کمون و بروز لب نمی کشایند و ناقصاں را در بلا و فتنہ نمی اندازند۔"

(دفتر دوم مکتوب:۵۸)

ترجمہ:......"اور جو مشائخ کہ مستقیم الاحوال ہیں' وہ کمون وبروز کی عبارت کے ساتھ بھی لب کشائی نہیں کرتے اور ناقصوں کو بلا اور فتنہ میں نہیں ڈالتے۔"

امام ربانی رحمہ اللہ کی اس تصریح کی روشنی میں فیصلہ کیجئے کہ مرزا قادیانی کے بروزی نعرے ان کی استقامت کی علامت تھے یا کجی اور فتنہ اندازی کا مظہر تھے؟ اور یہ ادعا کہ روح محمدی نے مرزا قادیانی کا روپ دھار لیا ہے (آئینہ کمالات) صریح طور پر ملحدانہ تعبیر ہے' جس کے حق میں حضرت مجدد رحمہ اللہ کے الفاظ میں بس یہی کہا جاسکتا ہے کہ:

"افسوس! صد افسوس! آں قسم بطالان خود را بمسند شیخی گرفتہ اند و مقتدائے اہل اسلام گشتہ اند ضلوا فاضلوا۔"

(دفتر دوم مکتوب:۵۸)

ترجمہ:......"افسوس! صد افسوس! اس قسم کے مکاروں نے پیری مریدی کی مسند اپنے لئے آراستہ کر رکھی ہے اور بزعم خود مقتدائے اہل اسلام بن بیٹھے ہیں' خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔"

☆☆ ☆☆

also available with factory fitted CNG

New ALTO

Smart Choice-Futuristic Look

CNG

KHALIL MOTORS

D-3, Al-Hilal Co-Operative Housing Society, Main University Road,
Opposite Old Subzi Mandi, Karachi.
Ph: 4944111 - 4944114 - 4947887